یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے +

(Registered L. 01.352)

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... للعہ

والیان ریاست سے ... ... لعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۳ روپے

ششماہی ... ۱ روپیہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک

مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اخبار اہلحدیث

اغراض و مقاصد

دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

قیمت پیشگی آنی چاہئے +

بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس نہ ہونگے

حاجی نمبر (۵)

امرتسر - مورخہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء - یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے بہت سے علماء کرام نے اپنی اپنی آراء دی ہیں کہ اس سے قوم کو فائدہ پہنچا ہے۔ بعض حضرات کچھ کشیدہ خاطر بھی ہیں وہ اس مسئلہ کا ذکر کرنا فتنہ برپا کرنا کہتے ہیں۔ میں عرض کر چکا ہوں اور اب بھی گذارش کرتا ہوں (واللہ حسیبی) اس مذاکرہ سے فتنہ برپا کرنا نہیں بلکہ یہ غرض ہے کہ فریقین کے دلائل جمع ہو جائیں پھر جو طریق کوئی اختیار کرے علیٰ وجہ البصیرت اختیار کرے۔ میں کسی کو کسی بات پر مجبور نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہوں بلکہ میں خود بھی اپنی تحقیق کو کالوحی من السماء غلطی سے مبرا نہیں جانتا نہ یا تاہم علماء کرام پر واضح ہے کہ ایک ہی کلام کی بیانات مختلف ہوتی ہیں۔ نیک بھی اور بد بھی اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ لکل امرئ ما نوی ہر ایک کا بدلہ وہی ہے جو اس نے نیت کی ہوگی۔ تو میں نے اگر بقول بعض حضرات فتنہ اٹھایا ہے تو اسکا بدلہ مجھکو ملیگا ورنہ جو دلائل سے اس فتنہ کو مٹا دیں۔ یہ کیا بات ہے کہ الگ الگ سرگوشیاں کیجاتی ہیں کہ اسکا جواب مستقل رسالہ کی صورت میں ہونا چاہئے کیا ایسے حضرات یہ نہیں جانتے کہ جواب دینے سے اگر کسی گروہ مسلمانوں کو غلطی سے بچانے کی ہے تو انکو مستقل رسالے سے کیا فائدہ ہوگا۔ غلطی تو کسی ہوئی گمراہی [illegible] اہلحدیث کو مثلاً علم ہی ان حضرات کو نہیں ہے کہ کہاں کہاں کس کس ملک اور کس کس جزیرہ میں رہتے ہیں تو ان تک وہ رسالہ کیسے پہونچیگا اور یہ حضرات کیونکر پہونچا سکیں گے پھر انکو کیا فائدہ ہوا۔ اس کی مثال تو وہی ہوئی کہ درد تو سر میں اور علاج پاؤں میں۔ علاوہ اسکے جو خیالات جو رسالہ میں یہ حضرات روپیہ لگا کر شائع کرینگے اور ناشنوں کو سنا دینگا اہلحدیث میں بغیر کسی قسم کے خرچ کرنے کے مفت میں شائع ہونگے پھر مزید لطف یہ ہے کہ انہی لوگوں تک پہونچینگے جنکا اہلحدیث کے مضامین کو خیال پہنچنے کا اندیشہ ان حضرات کو ہے۔

اخبار اہلحدیث کو کوئی خاص شخصی خیالات کا مجموعہ ہی نہیں بنایا چاہتا ہے بلکہ ہر ایک صاحب علم کو موقع دیتا ہے کہ خواہ مخالف ہو خواہ موافق اپنے خیالات شائع کریں۔ بعض حضرات پوچھتے ہیں کہ اس مسئلہ کے چھیڑنے کی وجہ کیا تھی۔ یہ سوال بالکل مضمون سے بھی عجیب تر ہے ہماری جناب جب یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اور فلاں کے پیچھے جائز نہیں ہے اور اخبار اہلحدیث ایک مذہبی

۱۵ مئی ۱۹۰۸ء سے جاری ہو گیا ہے جو صاحب چاہیں جوابی کارڈ بھیجکر نمونہ منگوا لیں - مینیجر

ahmadimuslim.de

اہلحدیث (۱) ... منیجر اہلحدیث امرتسر

اخبار رہے تو پھر یہ مسئلہ اس کے موضوع سے خارج کیونکر ہوا۔ علاوہ اس کے آپ حضرات نے آجتک غور نہیں فرمایا کہ یہ مسئلہ تمام علماء کو جنہیں آپ حضرات ہی ہیں۔ فردًا فردًا پیش آتا رہتا ہے بعض علماء کے فتاویٰ مطبوعہ میں اُن میں بھی یہ سوال ملتا ہے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم مغفور سے بھی سوال ہوا کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز جائز ہے؟ حضرت ممدوح نے فرمایا اگر مفسدات صلوٰۃ کی رعایت رکھیں تو جائز ہے (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲) علیٰ ہذا القیاس آپ سب حضرات سے یہ سوال پیش ہوتا رہتا ہے۔ جماعت اہلحدیث کو ہمارے مقلدین بھائی آجتک اسی لئے اپنی مسجدوں میں گھسنے نہیں دیتے کہ اُن کے علماء نے فتویٰ دے رکھا ہے کہ انکے پیچھے نماز جائز نہیں۔ تو ان واقعات کو ملحوظ رکھکر اس مسئلہ کی تحقیق کی اہمیت جو ثابت ہوتی ہے محتاج بیان نہیں۔ بہر حال میں نے جو اس مسئلہ کو چھیڑا ہے تو میری نیت کا علم خدا کو ہے۔ اب جبکہ چھیڑ دیا گیا تو اس حالت میں حضرات علماء کی خاموشی غور فرمالیں کہ کیا نتیجہ دیگی پس جو صاحب علم اپنے پاکیزہ خیالات سے قوم کو مستفید کرنا چاہیں وہ توجہ فرمائیں۔ جیسے اس نمبر میں اس سے چند کی تحریرات بغیر کسی خاص [illegible] امام اور مقتدی کا [illegible] [illegible] اور فرشتے اگر نماز ادا کرے اُس کے پیچھے نماز درست ہے اگر وہ بد اعتقاد ہے تو اسکی اپنی نماز قبول نہ ہوگی مگر اُس کی عدم قبولیت مقتدی تک نہیں پہونچیگی۔ پس اس حول کو یاد رکھکر مندرجہ ذیل حضرات کی تحریرات پڑھئے۔

جناب مولانا مکرم مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلےٰ مدرسہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ تحریر فرماتے ہیں:-

یہ پرچہ اہلحدیث مطبوعہ ۶ صفر ۱۳۲۸ھ میں اقتدا کے متعلق جو آپنے تحریر فرمایا ہے میری ناچیز ناقص رائے میں آپ کی رائے اور تحریر بالکل صحیح ہے۔ مولانا عبد العلی بحر العلوم نے بھی ارکان اربعہ میں انکی تائید کی ہے۔ انکی عبارت سے وہی سمجھا جاتا ہے جو آپنے تحریر فرمایا ہے۔ ارکان اربعہ مطبوعہ مطبع علوی ص ۱۸۹ ملاحظہ فرمائیے۔ میرا خیال یہ ہے کہ عدم مقبولیت یا مقبولیت میں اقتدا نہیں ہوتی یہ چیز فیما بینہ وبین اللہ ہے۔ ابتہ ارکان وافعال میں اقتدا ہوتی ہے جبکے لئے [illegible] والسلام۔

جناب مکرم مولانا مولا بخش خاں صاحب بہاری حال مقیم جمال پور ضلع مونگیر تحریر فرماتے ہیں:-

وہ یہ ہے جہانتک مسئلہ امامت و اقتدا میں غور کیا اور جس حد تک میری نظر و مدرک ہوا کوئی برہان و دلیل کتاب وسنت سے ایسی معلوم نہ ہوئی کہ فاسق وفاجر و اہل بدعت کی اقتدا کی امامت صحیح نہیں اور انکی اقتدا باطل ہے میرے علم میں صحابہ وتابعین و ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ اس مسئلہ کی بابت کوئی فتویٰ نہ تھا۔ بل کلہم اجمعون متفقون علیٰ صحۃ امامتہم ملا علی قاری حنفی اقتداء بالمخالف میں تحریر کرتے ہیں۔ لم یرو عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ولا عن احد من اصحابہ الکرام ولا عن احد من الائمۃ الاعلام انہ لا یجوز الاقتداء بالمخالف او یکرہ بل ورد صلوا خلف کل بر وفاجر وھو بظاھرہ یفید التعمیم انتہیٰ یعنی آنحضور اور کسی صحابہ اور ائمہ سے ایسی روایت نہیں آئی ہے کہ مخالف کی اقتدا جائز نہیں ہے بلکہ حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھو اور بظاہر یہ تعمیم کو مفید ہے اور پھر ملا صاحب اسی رسالہ میں فرماتے ہیں ولہذا کان السلف الصالح یقتدون بائمۃ کینایہ والحجاج وزیاد وسائر ارباب الظلم والفساد وکامراء بنی امیہ منہم الولید بن مغیرۃ لما ولاہ عثمان بن عفان الکوفۃ [illegible] [illegible] تکفیرھم فہم ھذا کلہ لم یجوزوا ترک الجماعۃ [illegible] ما فیہا من التفرقۃ بین جماعۃ المسلمین [illegible] رحمۃ والفرقۃ عقوبۃ ویشیر الیہ قولہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الآیۃ واستمر الامر علیٰ ذلک فی زمن [illegible] ومالک والشافعی واحمد وسائر المجتہدین ھنالک فلم ینقل عن احد من الائمۃ ان منع الاقتداء بالمخالف من اھل الملۃ انتہیٰ یعنی سلف صالح ظالموں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے مثل یزید اور حجاج اور زیاد اور تمام ارباب فساد اور اسی طرح امراء بنی امیہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے انہیں ولید مغیرہ کا بیٹا تھا جسکو حضرت عثمان نے کوفہ کا حاکم کیا تھا اور اُس نے شراب پیکر نشہ کی حالت میں صبح کی چار رکعت پڑھائی اور مقتدیوں سے پوچھا کہ نماز زیادہ کافی ہے سو باوجود ان باتوں کے سلف نے ترک جماعت کو روا نہ رکھا اور جب حالت یہ ہے تو آخر جماعت مسلمین کی حفاظت چاہئے کہ وارد ہوا ہے کہ جماعت رحمت ہے اور تفرقہ عذاب ہے [illegible] کی طرف اشارہ کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ کا کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو [illegible]

* یا اسے مسلکی بہائی جو اہلحدیث کے پیچھے بھی اقتدا کرنا جائز [illegible] نہیں جانتے وہ [illegible]

ahmadimuslim.de

تفرقہ نہ ڈالو۔ آخر آیت تک۔ اور یہ بات ایسی حالت پر چلی آئی امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی و امام احمد اور باقی مجتہدین کے زمانہ سے اب تک پس کسی امام سے یہ منقول نہ ہوا کہ انہوں نے مخالف مذہب کے اقتدا سے منع کیا ہو۔ البتہ متاخرین میں اس مسئلہ کی بابت اختلاف پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنی رائے اور تیزی طبع سے اس مسئلہ میں چون وچرا پیدا کر کے رشتہ جمعیت کو توڑ دیا پس ایسی صورت میں کہ جب اختلاف کسی مسئلہ میں ظاہر ہو وقال بعض ان یکون کذا وقال الآخران یکون کذا فالحکم بین العباد ھو کتاب اللہ وسنۃ رسولہ کما قال سبحانہ وان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول وما اختلفتم من شیء فحکمہ الی اللہ وفلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم الخ فھذہ الآیات وغیرھا تدل ابلغ دلالۃ وتفید اعظم فائدۃ ان المرجع مع الاختلاف الی حکم اللہ ورسولہ پس جو کچھ کہ کتاب و سنت سے اس مسئلہ میں وارد ہے اُن سے جواز ہی مستفاد ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اس آیت سے تفرقہ کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور عدم جواز صلوٰۃ خلف فاسق موجب تفرق ہے۔ اور ہر موجب تفرق شرعاً ممنوع۔ پس ہے اور سید المرسلین سے جو وصف امام میں مذکور ہے اور وہ دین اسلام میں مسطور وہ یہ ہے یؤم القوم اقرءھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا وفی روایۃ سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ رواہ مسلم واصحاب السنن اس حدیث میں جو آنحضرت نے صفت امامت و امام کی بیان فرمائی ہے۔ تو اس میں حسن قرأت اور علم سنت و قدم ہجرت و کبر سن کا اعتبار فرمایا اور عدالت و ورع و عدم فسق کا اعتبار نہ فرمایا اگر امامت اہل بدعت و فاسق و بد عقیدہ کی موجب بطلان نماز مقتدی ہوتی تو آنحضرت ایسے امر عام البلوی میں جو روز پانچ مرتبہ پیش آتا ہے ہرگز تذکرہ نہیں فرماتے اور بحکم بطلان نماز کی اقتدا میں ضرور فرماتے داد لیس فلیس پس جس کسی کی نماز کتاب و سنت کے بیان کے مطابق صحیح ہے اسکی امامت و اقتدا صحیح ہے یعنی من صحت صلاتہ لنفسہ صحت لغیرہ اور صحابہ کا فعل اور آنحضرت کا فرمان اسکو مؤید ہے امام بخاری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ عبدالکریم نے کہا کہ میں نے دس صحابہ کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھتے تھے پیچھے ظالم اماموں کے اور صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا اس وقت کہ تم پر امرا ہونگے تاخیر کرینگے نماز کو وقت سے یا مار ڈالینگے نماز کو اس کے وقت سے صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ہمکو کیا فرماتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ تم نماز اپنے وقت پر ادا کرلو پھر اگر تم پاؤ نماز کو ساتھ انکو تو پڑھ لو یہ نماز تمہاری نافلہ ہوگی۔ دیکھو آنحضرت ایسے فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں جو نماز کو بے وقت پڑھتا ہے اگر نماز بے وقت جو یقیناً مقبول صحیح نہیں ہے مقتدی کی نماز میں فساد پیدا کرتی تو آنحضرت اسکو کیوں فرماتے کہ یہ نماز تیری نافلہ ہوگی۔

پس جو کوئی امامت میں یہ شرط کرتا ہے کہ امام کا عادل ہونا اور فاسق و مخل العدالۃ نہ ہونا مشروط ہے فعلیہ اثبات بالادلۃ الصحیحۃ ولا یوجد فی کتاب اللہ ولا فی سنۃ رسولہ حرف واحد یدل علی ما ادعی من کون ھذہ الامور شروطا لصحۃ صلوۃ المقتدی یعرف ھذا کل عارف بالکتاب والسنۃ و کل متصف بصفۃ الانصاف

اور فقہا حنفیہ کی یہ تحریر کہ بدعتی کی بدعت اگر مکفرہ ہے تو نماز اس کے پیچھے صحیح نہیں ہے اور اگر اسکی بدعت مکفرہ نہیں ہے تو صحیح ہے بلا حجۃ و برہان قابل تسلیم نہیں ہے لانا اذا عرفت ھذا لاح لک ان القائل بحسن قال باشتراط کون الامام غیر مکفر ببدعۃ یدعی من نفاہ مع انہ صلعم نھینا عن اقتداء المنافقین مع کثرتھم وحضورھم فی زمنہ صلعم فان المنافقین کان یعاملھم صلعم معاملۃ المسلمین فی جمیع الاحکام عملا بما اظھروہ من الاسلام وجریا علی الظاھر"

اہلحدیث اور اہل فقہ

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو۔
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی۔

ہمارے معزز حنفی دوست بہت خفا ہوتے ہیں کہ تم اہل فقہ کو کیوں خطاب کرتے ہو۔ کیونکہ وہ اسکی نگاہ میں اس قابل نہیں کہ انکو خطاب کیا جائے چنانچہ ایک دوست کی تحریر بعینہ درج ذیل ہے:-

بہ مخدوم و مکرم بندہ جناب .... زاد افضالکم السلام علیکم۔ جو کچھ کوشش بمقابلہ آریہ سماج از روئے تصنیف و تقریر منجانب جناب ظاہر ہو رہی ہے خدا اسکا اجر

عطا فرمائیگا اور اہل اسلام جس قدر ممنون ہوں کم ہے مگر بندہ پرور آریہ مذہب اور قادیانی سے جناب کی توجہ مبذول فرمانے میں کافی تھی ایسی حالت میں اہل فقہ کو مخاطب کرنا اور دست و گریبان ہونا بالکل خلاف مصلحت ہے امید ہے کہ اس گذارش پر توجہ فرما دینگے" (از قنوج)

اسی طرح بہت سے احباب نے تقریری و تحریری مجھے اس مقابلہ سے روکا ہے آپکی توجہ میں نے آہستہ آہستہ اس طرف سے توجہ ہٹالی۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان مخلص ناصحان کو اپنی توجہ کرنے کے وجوہات بھی ذرا سناؤں امید ہے کہ یہ حضرات ذرا ٹھنڈے دل سے میری جگہ بیٹھکر میری معذوری کے اسباب پر غور فرما دینگے۔

اہل فقہ کا کوئی بھی پرچہ اٹھا کر دیکھئے تو یہی معلوم ہوگا کہ گویا یہ اخبار خاص میری تذلیل اور توہین ہی کے لئے جاری ہوا ہے۔ کہیں میری ذات خاص پر حملہ ہے کہیں میرے علم پر نکتہ چینی ہے کہیں میرا نام حقارت کے طور پر مسٹر اے ڈبلیو ثناء اللہ رکھا جاتا ہے۔ (۲۲ رمضان ۱۳۲۷ھ صفحہ ۳) کہیں یہ عنوان ہے "ثناء اللہ کی دھوکہ دہی" (۲۹ شوال ۱۳۲۷ھ صفحہ ۸) مجھ کو ان ذاتیات کی بھی پرواہ نہ تھی مگر اڈیٹر اہل فقہ اور اس کی پارٹی نے یہاں تک ترقی کی کہ مولانا اسمٰعیل شہید جیسے بزرگ کو بھی کوسنا شروع کیا اور انکی کتاب تقویۃ الایمان کو تخریب الایمان اور اس کے کفریات کی فہرست شائع کی (۱۹ شوال ۱۳۲۷ھ صفحہ ۳) اسی کتاب کے حوالہ سے ایک مولوی صاحب نے لکھا کہ غیر مقلد حضرات انبیاء علیہم السلام کو چوہڑے چماروں سے بدتر جانتے ہیں (۲۹ شوال ۱۳۲۷ھ صفحہ ۸)

مولانا ممدوح سے گذر کر امام المحدثین زبدۃ المجتہدین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کوسنا شروع کر دیا اور پے در پے "الجرح علی البخاری" کے عنوان سے مضامین شائع ہوئے۔ اسی بنا پر لکھنؤ کے ایک حنفی اخبار النجم نے لکھا تھا کہ اہل فقہ تو رافضی اخبار ہے جسپر اڈیٹر صاحب اہل فقہ نے لکھا کہ ہم وہابیوں کی تردید اس لئے کرتے ہیں کہ آپکی شیعوں سے انکا خطرہ زیادہ ہے (۲۲ فروری ۱۹۱۰ء صفحہ ۳) اسی ضمن میں ایک عجیب نظم نکلی جس کے ایک دو شعر بطور نمونہ یہ ہیں ؎

تجھ کو یا سخت ہی گندی ہو طبیعت تیری ✦ کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
عبد وہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی ✦ اُسکی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری
اسی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید ✦ جس کے ہر فقرہ پہ ہے مہر ضلالت تیری
ترجمہ اسکا ہوا تقویۃ الایمان نام ✦ جس سے ہے [illegible]

وغیرہ (۲۲ شوال ۱۳۲۷ھ صفحہ ۸)

یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین کو آنحضرت سے عناد ہے اور شقی ازلی ہیں (۱۳ ذی قعدہ ۱۳۲۷ھ صفحہ ۸) یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین روافض خوارج بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں (۱۰ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ صفحہ ۸) یہاں تک بڑھے ہیں کہ اہلحدیثوں کے ساتھ ہی علماء گنگوہ۔ دیوبند وغیرہ حضرات کو بھی حنفیت سے خارج کیا (۱۷ رمضان ۱۳۲۷ھ صفحہ ۳) ان سب کا لب لباب ایک مضمون ہے جس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ غیر مقلدین ایسے پکے کافر ہیں کہ جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ چونکہ یہ مضمون اپنے مرتبہ پر نہایت ہی پر لطف ہے کیونکہ اس کے اثر سے ہندوستان۔ عربستان بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں پر کفر برابر تقسیم ہوتا ہے اس لئے وہ سارے کا سارا نقل کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے مخلص ناصح اندازہ لگا سکیں کہ ہم بحیثیت ایک اہلحدیث (یا بقول مخالف غیر مقلد) ہونے کے کہانتک اسکا جواب دینے پر مجبور ہیں۔ ہمارے ناصح مشفق ذرہ اس مضمون کو بغور پڑھیں۔ جو یہ ہے

"تکفیر فرقہ وہابیہ | وہ کون[ملہ] مفتی حنفی مذہب ہے جو غیر مقلدین حضرات پر کفر کا فتویٰ نہیں دیتا۔ اور وہ کون عالم ہے جو فرقہ وہابیہ کو منافق یا علم فقہ حدیث کے رد سے کفر پر آمادہ نہیں جانتا۔ بلکہ اُن کی تمام تقریر و تحریر ہی آپ اُنکو کفر پر دلیل کر رہی ہے۔ میں زیادہ اس میں طول طویل لکھنا نہیں چاہتا۔ صرف چند نظائر پیش کرکے ان کو مشرک اور دن بدن کفر پر کمر بستہ ہونا ثابت کر دیتا ہوں اگرچہ ان کی تصنیفات میں سینکڑوں بلکہ لاکھوں بکواس درج ہیں۔ مگر میں سب کو چھوڑ اور مشتے نمونہ خروارے پبلک کے پیش کرتا ہوں پہلے یہ جو غیر مقلدین اولیاء اللہ و انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کی زیارت اور بوسہ قبر اور اُن سے مدد مانگنا کفر اور شرک کہتے ہیں حالانکہ تمام فقہ کی کتابوں میں اور احادیث نبویہ سے قبر کی زیارت جائز بلکہ امید ثواب جزیل اور اُن سے مدد مانگنے میں لاکھوں ثبوت ہیں۔ تو پھر وہی کلمہ کفر جو غیر مقلدین نے مسلمانوں پر کہا تھا۔ پھر کر انہیں پر آگیا وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ فی الصحیحین لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک۔ یعنی نہ رمی کرے کوئی شخص کسی شخص کو ساتھ فسق کے اور نہ ساتھ کفر کے ورنہ عود کرتا ہے وہ کلمہ طرف قائل کے اگر نہ ہو مخاطب لائق اس کے علاوہ اس کے بعض افعال و اقوال ایجاب و سنن مستحبہ کو ان وہابیوں نے کفر و شرک قرار دیا ہے۔ نعوذ باللہ من ہذا الفرقۃ وہابیہ۔ اسی طرح وہی کلمہ عود کرتا ہے اور خود اس کے وارث بنا ہیں جس سے خود مشرک اور کافر ہو چکے ہیں۔ اور میری مراد مطابق [illegible] سے ہیں [illegible] کافر ہیں۔ بلکہ کافر دل [illegible]۔

اور جو ان کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور کیوں نہ انکو کافر کہا جاوے جو انکا یہی

ملہ اس مضمون کی عبارتی غلطیوں کے ہم ذمہ دار نہیں جیسا ہم کو ملا ہے ویسا ہم نے نقل کر دیا ہے (اڈیٹر)

قرآن مجید کے حرف کو عمداً اپنی طرف سے بدلکر بجائے ضاد کے ظاء پڑھتے ہیں اور ظاء پڑھنا قرآن مجید میں بجائے ضاد کے کفر ہے۔ (شرح محمد بروایت عمادی)

اور کیوں نہ انکو کافر مانا جاوے۔ جن بزرگوں کے نام کا بکرا تکبیر سے ذبح کیا ہوا مثل خنزیر کے کہتے ہیں حالانکہ فی زمانہ جو نذر یا ولیا ماللہ مشہور کی جاتی ہے۔ اسکا ارادہ عوام کو اصل میں ایصال ثواب بروح بزرگان ہوتا ہے۔ (تفسیر روئی وغیرہ) خدا کی حلال چیز کو حرام کرجاننا اور حرام کو حلال کرجاننا کفر ہے۔

اور غیب دانی جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر اور عصمت انبیاؑ سے منکر اور یا رسول اللہ کہنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ اور حیات النبی سے منکر اور آنحضرت کا علم شیطان کے علم سے کم بولتے ہیں اور آنحضرت کا درجہ بڑے بھائی تک ہے اور خدا تعالیٰ کا عرش پر مکان ثابت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو لامکان کہنے والے کو کافر کہتے ہیں پس یہ سب اقوال عمداً کرتے ہیں اور ائمہ اربعہ کے قیاس کو شیطان کے قیاس کے برابر جانتے ہیں اور زیارت روضہ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرام کہتے ہیں اور تھوڑے اور بہت پانی طہارت میں کچھ فرق نہیں کرتے ؎ بیت افتاع محمدی

فرق نہیں وچہ تھوڑے بہت دو قلے یا گھٹ پانی۔
جاں اسں رنگ مجہ نہ ہووسی پاک حدیثوں جانی

پاک اور پلید میں کچھ پرہیز نہیں کرتے۔ اُن کے کپڑے پلید انکے جھوٹے پلید وہ خود پلید اور بہت سے افعال و اقوال انکو کفر کے متعلق ہیں پس صریح معلوم ہوا کہ یہ کافر ہیں اور شیخ احمد صاحب فرماتے ہیں ؎

عالمان چار مذہب متفق گشتہ بریں * کہ سزائے ایں گروہ قتل است چوں کافر زید

پس بڑا افسوس کہ مولوی حاجی عبداللہ صاحب حنفی لاڑوی نے یہ فتوے دیا کہ فرقہ وہابیہ کو کافر نہ کہا جاوے۔ انکو ساتھ جنازہ نماز پڑھ لیا جائے اور ساتھ کھانا کھا لیا جائے اور ساتھ کھانے میں کوئی ممانعت نہیں سو وجہ ہو ؎

جے کفر دی ہک وجہ اسلام * فتوے دیوے نہ کفر دا رہسی دین اسلام

پس ان مولوی صاحب پر بڑا سخت تاسف ہے کہ یہ بیت کہاں اور انکا مطلب کہاں۔ یہ حکم لاش مردہ پر ہے جو دریا یا جنگل سے مسلمانوں کو ملے اور نہ معلوم ہووے کہ یہ کافر ہے یا مسلم۔ اگرچہ اسکا ایک ہی نشان اسلام کا ملے تو جنازہ اسپر پڑھنا فرض ہے۔ مولوی صاحب! آپ اس بیت کا مصداق فرقہ وہابیہ پر لگا رہے ہیں۔ یہ فتوے آپکا احناف کو ہرگز ہرگز منظور و قبول نہیں۔ اور میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ کافر ہیں اور جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ اور علیہذا اس کے عدم ثبوت کفر وہابیوں پر وہی علماء تردد دیتے ہیں جو ادھر سے بھی کابلی چاٹ لیتے ہیں ورنہ باتفاق علماء عرب و عجم فرقہ نجدیہ وہابیہ سخت کافر ہے دین اسلام سے خارج۔ ان وہابیوں کے بارہ میں دیکھو۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے عالم کیا کیا فتوے دیتے ہیں دیکھو فتاوی حرمین برجف ندوۃ المین عربی علمائے حرمین شریفین کیا فرماتے ہیں اور اس فرقہ وہابیہ کے حق یہ کیا کیا ارشاد ہوئے۔ وہابی سب گمراہ ہیں فتنہ پرداز ہیں۔ ظالم ہیں ہالک ہیں۔ انہوں نے دین کو اوندھا کر دیا۔ انکی اہانت واجب اور توقیر حرام ہے مفسد ہیں۔ انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔ مسلمانوں پر انکا ضرر کافروں سے زیادہ ہے۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ ان سے دور بھاگو۔ انہیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں بہکا دیں۔ وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔ وہ بیمار پڑیں تو انکی عیادت کو نہ جاؤ مریں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔ انکے ساتھ نماز نہ پڑھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تعلق ہیں انپر جہاد کا فرمان ترک وہ ظلم پر جہاد کی مثل ہے انکے ہاتھوں امت کی خرابی ہے انکا نماز روزہ حج عمرہ فرض نفل کچھ قبول نہیں۔ یہ سب جہنمی ہیں۔ ان سے خدا کی پناہ مانگو آمین یہاں ختم ہوا

بھلا مولوی صاحب اگر حنفی ہیں تو اس فتوی کو منظور کرلیں۔ ورنہ ہماری زمرہ حنفیہ سے برکنار۔ ہاں اگرچہ آپکا ارادہ تر عدم ثبوت کفر فرقہ وہابیہ پر بحث کا خیال ہو۔ تو بلا تکلف جہاں آپکی خوشی۔ خواہ بذریعہ حضرت صاحب کے روبرو چلکر فیصلہ کرلو۔ وما علینا الا البلاغ (۲۳ و ۳۰ صفر ۱۳۲۶ھ)

لطف یہ ہے کہ اس مضمون میں وہابیوں کو کافر کہا تو کس کی وجوہات بھی ساتھ ہی بتلا دی ہیں یہ دوسری بات ہے کہ بعض سچی نہیں ہیں بعض افترا ہیں اور بعض غلط۔

خدا کی شان یہ اس امام والا مقام کے مقلد ہیں جنکا عام اصول تھا لا نکفر اہل القبلۃ (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے) جنہوں نے یزید پر بھی لعنت کرنا روا نہ رکھا۔ انہی حضرات کے اعلیٰ مضامین کی داد دیتے ہوئے انکی پارٹی کا ایک ممبر لکھتا ہے کہ:-

یہی ایک اخبار (اہل فقہ) ہے جو مذہب حنفیہ کی حمایت کر رہا ہے اور اخبار اہلحدیث کی سنہ پھوٹ تحریروں کا دندان شکن جواب دینے والا اور اہلحدیث کے رذیلانہ حملوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والا ہے (اہل فقہ بابت اپریل ۱۹۰۸ء)

مطلب ندوۃ العلماء کے معزز ممبروں سے درخواست ہے کہ ؎ اے عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں * تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

کیوں نہو ؎

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را ✦ تعریف نا شناس و سکوت قدر شناس

خیر ہمیں ان کے اس نیک رویہ سے مطلب نہیں وہ جانیں اور ان کا خدا جانے ہر ایک نے خدا کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہے جہاں کوئی کسی کا وکیل نہیں ہوگا نہ کوئی کسی کا ذمہ دار بلکہ ہم نے صرف یہ دکھانا ہے کہ جس اخبار کی طرف سے ہم پر بحیثیت ذات اور بحیثیت قوم و بحیثیت مذہب اور بحیثیت بزرگان مذہب کے ایسے ایسے سخت حملے ہوں مگر ہم انکے مقابلہ پر ایسے خاموش رہیں کہ اپنی صفائی کرنے کے بھی مجاز نہ ہوں تو گویا اس صورت میں ہم قرآن شریف کی امت ہونگے جس نے جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا کو جائز رکھا ہے؟ انجیل کے پیرو ہونگے جس نے رطب اللسان ہونے کو حکم دیا ہے کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرو تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال اسکی طرف پھیر دو تمہارا کرتہ اتار لے تو پاجامہ بھی اتار دو۔ باوجود ان مظالم شدیدہ کے ہم نے جو کچھ لکھا ہے۔ اکثر اپنی صفائی اور مدافعت میں لکھا ہے ہم نے کبھی امام ابو حنیفہ صاحب یا انکے کسی شاگرد پر حملہ نہیں کیا۔ ہماری زبان جل جائے اور قلم ٹوٹ جائے اس سے پہلے کہ ہم امام ممدوح پر کبھی حملہ کریں بلکہ ہمارا تو یہی قول ہے کہ ؎

✱ بوحنیفہ بُد امام با صفا ✦ آں سراج امتاں مصطفےٰ

ان ہمارے اہل فقہ پارٹی کے ممبروں نے جو جو کرشمے دکھائے ہیں وہ ان کے اور ہمارے ناظرین سے مخفی نہیں۔ کہیں ائمہ سلف اور محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری کی توہین ہے کہیں خاتم الشہداء حضرت مولانا اسماعیل شہید پر گالیوں کی بوچھاڑ ہے۔ کہیں اہلحدیثوں کو رافضی اور خارجی بنایا جاتا ہے تو کہیں یہودیوں سے بدتر بتایا گیا ہے کہ جو انکو کافر نہ سمجھے وہ بھی پکا کافر نہیں معلوم جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے یا مسلم ختم ہماری خیال میں تو ختم نہ ہونا چاہئے تاکہ دنیا بھر میں اہل فقہ کی نگاہ میں کوئی بھی مسلمان نہ رہے یہاں تک کہ آسمان سے ایک گونجدار آواز آئے کہ ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی ✦ مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پس ان واقعات کو ملحوظ رکھکر ہمارے مخلص دوست اور ناصح مشفق خود ہی غور [illegible] ؎

بیرنہ دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر ✦ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اہلحدیث کا مذہب:۔ جس میں اہلحدیثوں کے عقائد اور مسائل کا بیان ہے ۳؍

مرزا صاحب قادیانی کی موت

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید ✦ ز جام دہر مے کل من علیہا فان

دنیا میں ہزاروں لاکھوں آدمی مشہور زمانہ ہوئے مگر آج انکو کوئی جانتا بھی نہیں۔ آہ دنیا! تو کیسی بے وفا ہے آخر تو وہی ہے جسکی بابت کہا گیا ہے ؎

زال دنیا چوں عروس آراستہ ست ✦ در د و صد و سے شوئے دیگر خواستہ ست

آج ہم پنجاب کے ایسے مشہور شخص کی موت کا ذکر کرتے ہیں جنکی شہرت قریب قریب شیطان کی شہرت کے سب لوگوں میں پہنچی ہوئی ہے آہ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارا اس خبر کے شائع کرنے سے دل دکھتا ہے مگر کیا کریں واقعات کا اظہار ہے۔ ہمارا ناتی تو اسی وقت اس بد خبر کے سننے کے لئے تھا جب مرزا صاحب نے اپنا آخری وصیت نامہ شائع کیا تھا جس میں اپنے خدادی بہشت (بہشتی مقبرہ) کا اعلان تھا کہ جو شخص ہمارے اس مقبرہ میں دفن ہوگا وہ بخشا جائیگا۔ یہ بھی فرمایا تھا کہ جو کوئی اس خدادی بہشت میں جگہ پانا چاہے وہ اپنی جائداد میں سے کم از کم دسواں حصہ ہمارے [illegible] اسی وصیت نامہ میں یہ بھی لکھا تھا کہ خدا نے مجھے متنبہ کر دیا ہے کہ جلدی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ میری نسبت لوگ کہیں گے نفس کم جہاں پاک ۔ لیکن تاہم ہم قانون خداوندی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ پر نظر ڈالکر ایسے جلدی کے متوقع نہ تھے جتنی جلدی کی خبر ہے کہ آج ہمارے دوست ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب پٹیالوی نے سنائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

مرزا قادیانی کے متعلق میرے الہامات ذیل آپ شائع فرما کر ممنون فرمادیں

(۱) مرزا ۲۱ ساون ۱۹۶۵ (۴ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔

(۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی شریر عورت مر جائیگی۔

اس سے پہلے ڈاکٹر صاحب کا ایک الہام ہے کہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء سے چودہ ماہ تک مرزا صاحب مر جائینگے جسکی میعاد ۴ ستمبر ۱۹۰۷ء تک ہے۔

گو مرنا جینا ایک معمولی بات ہے لیکن ایک ایسے شخص کا مرنا جو اسی دنیا کے لئے تمام [illegible] پر طرح طرح کے بہتان باندھے ہوں جسکی زندگی کا خلاصہ یہ دو مصرعے ہوں ؎

عاقبت کی خبر خدا جانے ✦ اب تو آرام سے گذرتی ہے

اسکی موت دنیا پر دل لگانے والوں کے لئے کافی سے زیادہ موجب ہدایت ہے۔

ahmadimuslim.de

مرزائیو! ڈاکٹر صاحب کے الہامات کی نسبت ہمارا تو وہی اصول ہے جو قرآن شریف نے ہمکو بتلایا ہے کہ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ۔ اگر جھوٹا ہے تو اُس کی گردن پر وبال ہے اور اگر سچا ہے تو اسکا بتلایا ہوا عذاب تیرہ ضرور آئیگا۔ لیکن تم لوگوں کو تو جیسا کرشن قادیانی نے سکھا رکھا ہے کہ ہر ایک دیندار آدمی کا فرض ہونا چاہیے کہ الہام کے آگے بعض نزاعی ہے دانا ہر لیجے اول مثال۔ پس اس لحاظ سے گو ہم تو سوا قرآن شریف کے کسی الہام کے معتقد نہیں لیکن تم لوگوں کو خوف زدہ ہونا چاہیے کہ پردہ کتم عدم سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے خاص کر جبکہ مرزا صاحب کا الہام بھی ہے۔ سہ

بباش ایمن از بازی روزگار

پس ہم تمکو اس الہام کی طرف توجہ دلا کر ایک شعر سناتے ہیں۔ سہ

ز مشو مغرور بر حلم خدا ✦ دیر گیرد سخت گیرد مر ترا۔

انجمن صادقین

کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۴ اپریل میں کیا گیا تھا جسکا انعقاد دہلی میں ہوا تھا جسکے ممبروں کا فرض یہ ہوگا کہ وہ خود بھی کبھی جھوٹ نہ بولیں اور حتی المقدور دوسرے لوگوں کو بھی جھوٹ سے منع کریں اُس کے متعلق باضابطہ کارروائی ہونے والی ہے سردست اُس کے ممبروں کے نام لکھے جاتے ہیں سوائے اُن ممبروں کے جو اہلحدیث مورخہ ۲۴۔ اپریل میں درج ہو چکے ہیں۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری۔ بابو دین محمد امرتسر ٹکٹ کلکٹر اسٹیشن لاہور حکیم نبی بخش رسول نگر ضلع گوجرانوالہ۔ منشی عبد الرحمان صاحب ملازم خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب امرتسری۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی۔ منشی جیون علی صاحب ساکن سوجانپور ضلع گورداسپور۔ میاں عبد العزیز صاحب زرگر دینانگر۔ میاں حبیب اللہ صاحب کوٹلی جہاداں ضلع سیالکوٹ مولوی خدا بخش صاحب واعظ فیض محمد منڈیالہ والہ ضلع امرتسر۔ حافظ محمد صاحب کلانوری مولوی عبد العزیز صاحب دینانگری۔ مولوی محمد الدین صاحب مدرس مدرسہ انجمن نصرت الاسلام دینانگر۔ مولوی محمد خدا داد صاحب مقیم دہلی۔ مولوی محمد ابو المعباح عبد الوحید صاحب مدرس مدرسہ ضلع مکول ملک اڑیسہ۔ مولوی ابو المظفر محمد عمر صاحب واعظ اسلام اڑیسہ

ضلع مظفر نگر سے تناسخ کے متعلق ایک سوال اخبار میں چھاپنے کیلئے آئے ہوئے ہیں وہ مع جواب آئندہ درج کئے جائینگے۔ انشاء اللہ۔ (نائب ایڈیٹر)

اعلان

انجمن تبلیغ الاسلام علی گڈہ کو جید ذی علم اور خوش بیان واعظوں کی ضرورت ہے۔ جو اسلام کے اصول اور فروع سے پوری طرح واقف ہونے کے علاوہ دیگر مذاہب کے اصول وعقائد سے ضروری واقفیت رکھتے ہوں۔ انکا یہ کام ہوگا کہ انجمن کی ہدایت کے مطابق مختلف مقامات کا دورہ کریں۔ اور اُن غریب مسلمان بھائیوں کو جو بوجہ جہالت اور بے علمی کے اسلامی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ضروری عقائد اور مسائل تلقین کریں اور فرائض مذہبی ادا کرنیکی ترغیب دیں اور اسلام کی خوبیاں انکے سامنے بیان کریں۔ ضروری شرط یہ ہے کہ انکے دل میں قوم کا درد ہونا چاہیے۔ اور وہ اس خدمت کو خدمت اسلام کا ایک مقدس فرض سمجھکر انجام دیں۔ درخواستیں راقم کے پاس آنی چاہئیں۔ تنخواہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوگی۔

راقم محمد عبد اللہ بی اے ایل ایل بی وکیل علی گڈہ۔

مقام ڈیگ ریاست بھرتپور میں ہمارے پہونچنے کی آریہ بھائیوں کو رسید

ناظرین اہلحدیث ایک مدت سے آریہ اخبارات کے ذریعہ لاکھا نو مسلم راجپوت لوگوں کی شدھی کا زور شور سُن رہے تھے لہذا آپکو معلوم ہو کہ یہ آپکے قدیمی ہمدرد و نیاز مند نے مقام ڈیگ ریاست بھرتپور میں پہونچکر بفضلہ تعالیٰ اپنی اصلاحی منادی شروع کر دی ہے الحمد للہ کہ بعد دو ہی دفعہ وعظ کرنے کے خداوند کریم نے یہاں کے جملہ اہل اسلام کو اپنے کلام پاک کی عظمت و برکت یوں دکھلا دی ہے کہ بروز جمعہ آج بعد نماز کے جامع مسجد ڈیگ میں جناب لالہ چمن لال صاحب ولد کلا مل ذات چوہان ٹھاکر نے نیاز مند کے ہاتھ پر خود کو مشرف باسلام فرمایا۔ اور آپکا نام اب عبد اللہ رکھا گیا اور مسلمان ہونے سے پیشتر تھانہ ڈیگ میں انہوں نے اپنی رپورٹ برضا و رغبت خود دین اسلام قبول کرنیکی لکھوا دی ہے جس آریہ بھائی کو کسی قسم کا شک و شبہ ہو تو وہ براہ مہربانی ڈیگ سے اس امر کی تصدیق کرلیوے۔ اب اللہ کے فضل سے ہماری اصلاحی منادی شروع ہو گئی ہے جملہ اہل اسلام اطمینان فرماویں یہاں کے ریاستی ملازمین آریوں کی چالاکی کا موقع ہے مفصل کیفیت شہر ہی عنقریب خدمت اقدس میں پیش کیا جاویگا۔ سردست یہ

اہلحدیث مذہب کی قدامت

(از محمد ابو القاسم الفیض آبادی ثم البنارسی)

سنو صاحب! مجھ کو اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ اس شرح پر کچھ خامہ فرسائی کروں اس لئے کہ اس کا قدیم ہونا آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے لیکن ع

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

علاوہ بریں میرے مکرم مولوی ابو ابراہیم حیدر آبادی نے بھی بار بار اس مضمون پر عمدہ تحریر سے اخبار کو مزین کیا ہے۔ مجھ کو ایک کنجاہی دوست سے معلوم ہوا کہ امرتسر کے جلسہ حنفیہ میں جناب مولوی احمد علی صاحب میرٹھی نے اثناء تقریر میں بار بار یہ فرمایا کہ آج کل کے اہلحدیث فرقہ جدیدہ ہیں۔ دہلی کے غدر سے پہلے ان کا وجود نہ تھا۔ سنکر بہت تعجب ہوا۔

اتفاقاً میں ایک سال کی مجلد اخبار اہلحدیث کو سرسری نظر سے دیکھ رہا تھا کہ نمبر ۱۹ میں رپورٹ جلسہ حنفیہ امرتسر پر نظر پڑی جس کے پڑھنے سے قول مذکورہ کی تصدیق ہو گئی اور مولوی صاحب ممدوح سے ایسی بات کے صادر ہونے پر تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی۔

آہ کشتی اسلام باد مخالف سے طوفان حوادث میں آ گئی ہے دبدبہ و شوکت حکومت کا لنگر ٹوٹ گیا ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ستون گر پڑا ہے روز بروز دشمنان ما انا علیہ و اصحابی کا دور ہو رہا ہے۔ فتنوں کا مینہ برسنا شروع ہو گیا ہے جب تک امام مہدی یا حضرت [illegible]

تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ زمانہ قرون مشہود لہا بالخیر کا منقضی ہونا تھا کہ بقول اگر [illegible] بعض مدعیان اسلام اسلام کی تخریب کے درپے ہوئے۔ کوئی موجد مسلک طریقہ خوارج و روافض ہوا کوئی کچھ بنا کوئی کچھ۔ فی الجملہ اسی طرح بہتر فرقوں نے اسلام کی بربادی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ حسب فرمان عالیشان سرور کائنات صلعم ایک فرقہ اہلحدیث کا برابر حق پر چلا آیا اگرچہ اس کے مخالفوں نے اس فرقہ کی مخالفت میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور اس فرقہ کو مٹانے میں بہت [illegible] سب کوششیں رائگاں گئیں۔ اہلحدیث ہمیشہ منصور رہے اور دشمن ان کے مقہور رہے

چراغے را کہ ایزد برفروزد * ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

گرچہ اہل حدیث کے اصول و فروع بادلائل واضح و براہین لائحہ اور ان کے دواوین میں منضبط ہیں لیکن [illegible] اہلحدیث کو نہیں دیکھتے منجملہ ان کے یہی قول دیکھو کہ اہلحدیث فرقہ جدیدہ ہے دہلی کے غدر سے پہلے اس کا وجود نہ تھا سبحان اللہ کیا کہنا ہے۔

جناب مولوی حیدر آبادی نے تو امام نووی، حافظ ابن حجر وغیرہ محدثین کے اقوال نقل فرمائے ہیں۔ احناف اپنی ہی کتابیں کیوں نہیں دیکھتے۔ آؤ تمہاری خاطر ہم بھی دکھلاتے ہیں ذرا چشم کی عینک لگا لو اور ہدایہ کے شارح علامہ ابن الہمام حنفی کی فتح القدیر جلد اول مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۲۸۱ھ میں ملاحظہ کرو۔ ان القنوت للنازلة مستمر لم ینسخ وبہ قال جماعة من اہل الحدیث۔ یعنی دعاء قنوت نزول آفت و مصیبت کے وقت ہمیشہ سے چلی آتی ہے منسوخ نہیں ہوئی۔ یہی قول ایک جماعت اہل حدیث کا ہے۔ اس عبارت کو غور کرو کہ اس میں جماعت کا لفظ ہے پس خود ہی فیصلہ کر لو کہ کتنی اہلحدیث کا وجود ثابت ہے۔ اب بتلاؤ کہ شیخ ابن الہمام صاحب دہلی کے غدر کے مابعد ہوئے ہیں یا ماقبل۔ ظاہر ہے کہ بہت ماقبل ہیں جیسا کہ کشف الظنون میں ہے کہ ۸۲۹ھ میں انہوں نے فتح القدیر لکھنی شروع کی تھی اور غدر دہلی ۱۸۵۷ء میں ہوا تھا جس کو چار سو برس ہوئے۔ پس اندازہ لگا لو کہ مولوی صاحب کا فرمانا کہاں تک صحیح ہے

خود دہلی میں غدر سے پہلے کے اہلحدیث اب تک موجود ہیں۔ خیر یہ تو علامہ ابن الہمام کے زمانہ تک اہلحدیث کی قدامت ثابت ہوئی مگر میں بقصد غدر سے کوسوں دور اور سنو۔ رد المحتار (جو احناف کی معتبر کتاب ہے اور جس کی جلد ثالث صفحہ ۱۹۶ میں) ہے وفی الجامع من اصحاب ابی حنیفة خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنته فی عہد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذہبه [illegible] ایک شخص کی نقل ہے کہ اس نے ابوبکر جوزجانی کے عہد میں ایک اہلحدیث کے پاس اصحاب کا پیغام بھیجا کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اہلحدیث نے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ وہ حنفی اپنے مذہب کو چھوڑ دے۔ دیکھو اس عبارت میں اصحاب الحدیث ہے جس سے اہلحدیث کی قدامت باوجود کثرت کے ثابت ہوتی ہے۔ اب آؤ اس سے اوپر کی سیر کریں۔ ذرا غایة الاوطار ترجمہ اردو در مختار (جو حنفیوں کی معتبر کتاب ہے) مطبوعہ مطبع نولکشور جلد سوم صفحہ ۱۲۳ میں دیکھو امام ابوحنیفہ [illegible] اہلحدیث نے سوال کیا کہ غضب کی [illegible] درست جائز ہے یا نہیں۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو امام اعظم کو بھی تابعی کہتے ہیں اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہے (جو کہ بعض احناف کا زعم ہے) تو دیکھو کہ تابعی کے زمانہ میں بھی اہلحدیث تھے بلکہ تابعی خود اہلحدیث تھے۔ امام صاحب کے وقت میں [illegible]

اہلحدیث تھے تو یہ کہنا کہ بعد عہدائمہ کے وجود ہوا کہاں تک صحیح ہے۔ امام نووی و ابن حجر و ترمذی وغیرہ سے تو ہزار ہا مقام میں اہل الحدیث کا فرقہ ذکر کیا ہے۔ اگر ان کو نہیں دیکھتے تو خود پٹنہ ہی بازار میں کہیں نہیں سیر کر لیتے۔

الحمد للہ کہ اہلحدیث کا وجود زمانہ تابعین سے ثابت ہو گیا اور چونکہ اوس وقت فقہ کی کوئی کتاب نہ تھی بلکہ سب حدیث ہی کے عامل تھے لہذا صحابہ کرام بھی اہلحدیث ہی ٹھیرے۔ مفصل دیکھو مکرم حیدر آبادی کی تحریر۔ اور جماعات خود پایہ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے جسے ایک جماعت تسلیم کر رہی ہے پھر اوس کے لئے اور کیا ثبوت چاہئے

ایک بزرگ مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ مجھ سے ایک شخص نے میرا مذہب دریافت کیا میں نے کہا کہ میں محمدی ہوں۔ اوس نے کہا کہ آپ کو محمدی کہنا بدعت ہے۔ اس لئے کہ سلف میں کسی نے اپنے کو محمدی نہیں کہا۔ اللہ اکبر اس قدر بیباکی! اسم وصفت سے یہ کہتے ہیں کہ ادب وں کو جانے دو ہم خود کثرت سے اوسکو ثابت کر سکتے ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے اسوقت بھی ایک سن لو تذکرۃ الحفاظ جلد ثالث صفحہ ۱۹۶ حافظ ابن شاہین محدث العراق کا ترجمہ دیکھو کان اذا ذکر له مذهب احد ‌يقول انا محمدی المذهب۔ یعنی حافظ ابو حفص عمر بن احمد المعروف بابن شاہین اپنے کو محمدی المذہب کہتے تھے۔

تقریظات (ریویو)

مصابیح الظلام — عیسائیوں نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام ینابیع الاسلام ہے۔ اس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ اسلام کا سرچشمہ کتب بائیبل ہیں یہ کتاب (زیر ریویو) اسی کتاب (ینابیع الاسلام) کا جواب ہے۔ مصنف اس کے مولوی نور بخش صاحب ایم اے مدرس گورنمنٹ ہائی سکول گجرات ہیں قیمت ۱۰ ار پتہ مذکور سے مل سکتی ہے شاید مصنف موصوف کو ینابیع کا اردو نسخہ نہیں ملا ورنہ وہ تا ہی میں جواب نہ دیتے۔ خیر بہر حال کتاب قابل قدر ہے۔

فتاوی محمدی — یہ کتاب مولوی سید محمد قمر حسین صاحب حسنی حنفی دیوبندی نے تالیف کی ہے اس میں ایک سو بیس ایسے سوالوں کے جواب لکھے گئے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی زندگی مبارک میں آپ سے لوگوں نے موقع بموقع پوچھے تو حضور نے انکے جواب دئے تھے۔ اور بیس سوالات کے جوابات صحابہ کرام اور تابعین سے منقول ہیں۔ مصنف کی طرف سے ہر فتوے کے بعد انکی تشریح بیان

کی گئی ہے۔ غرض یہ کتاب سب مسلمانوں کے کار آمد ہے خصوصاً جو لوگ علم عربی سے نا واقف ہیں اُن کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کتاب کے سرورق پر قیمت درج نہیں لکھائی چھپائی عمدہ ہے صفحات ۱۴۰

ملنے کا پتہ:- منشی عبد الغفور تاجر کتب مہر پور محلہ ڈانگر ٹولہ

روئداد انجمن نصرت الاسلام سرینگر کشمیر

سرینگر کشمیر میں ایک انجمن موسوم نصرت الاسلام چند سال سے قائم ہے جسکی نگرانی میں ایک اسلامی مدرسہ بھی چل رہا ہے جسمیں مسلمان بچوں کو دینی و دنیوی تعلیم دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو اس انجمن کی امداد کرنی چاہئے۔ اس انجمن کا دوسرا سالانہ جلسہ ہو کر ابھی روئداد بھی شائع ہو گئی ہے جسمیں آمد و خرچ اور جلسہ کے مفصل حالات کے علاوہ مسلمانوں کی غفلت قوم کو بیدار کرنے والے نہایت مفید مقالات اور انکی پست ہمتوں کو اُبھارنے کے لئے دلچسپ نظمیں بھی درج ہیں جو سالانہ جلسہ کے موقع پر پڑھی گئی تھیں۔ یہ روئداد آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے پر مولوی عتیق اللہ صاحب سکرٹری انجمن مذکور سے مفت مل سکتی ہے۔

تاریخ انتقال پر ملال نور الہدی مغفور خلف صغیر مولانا عبد الرحیم صاحب صادقپوری

(از جمود زبیری ہاشمی صادقپوری عظیم آبادی)

کیوں ہے تاریک مسجد جامع ✦ خطۂ آج کیوں ہے صادقپور
خال اقدس جناب عبد رحیم ✦ آج کیوں غم سے ہو رہے ہیں چور
کیا ہوا آہ انکا نور نظر ✦ کیا ہوا ہائے میرا بھائی نور
باموت حلیم۔ خوش اخلاق ✦ صاحب علم و فضل و عقل و شعور
باپ کے گویا دست و بازو تھے ✦ وہی منشی تھے اور وہی مزدور
خاک روبی کا کام تک کرتے ✦ دیکھتے تھے پدر کو جب معذور
اُسے چیچک نے لی انکی جان ✦ اقربا سارے رہ گئے مجبور
ہوگئی بیوہ بیوی۔ بچہ یتیم ✦ باپ کے دل میں پڑگیا ناسور
خواب جزع فزع سے کیا حاصل ✦ وہ ہوا جو خدا کو تھا منظور
مرضی حق پہ صبر لازم ہو ✦ شکوہ خالق کا کفر ہے دستور
رنج بچھڑوں کی محبت ہے ✦ مانگ تو یہ دعا کہ رب غفور
بخشدے تو سے گناہوں کو ✦ اور عطا کر انہیں جنان و قصور
اور تاریخ لی اگر ہے فکر ✦ تو یہ سن سال فوت ہے مغفور
۱۳۲۶ھ

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۱۴۴۔ وفات کے بعد ایصال ثواب کو طرز کے بجائے اکثر ختم ۲۷ الی الا ۱۔ الم نشرح و قرآن شریف باجماعت پڑھا کرتے ہیں۔ مگر مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی اس کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور آپ کا قول بھی زیادہ راجح معلوم ہوتا ہے آپ کی کیا رائے ہے۔ (ابو المصباح محمد عبد الوحید)

ج نمبر ۱۴۴۔ ایصال ثواب کا اصل ذریعہ تو دعا معلوم ہوتی ہے۔ اس کے بعد کوئی شخص صدقہ خیرات کرے تو وہ بھی ثابت ہے۔ قرآن خوانی بھی بعض روایات سے ثابت ہے۔ بجماعت نہیں۔

س نمبر ۱۴۵۔ میت کو قبر کو لیجاتے وقت چند کلمہ علی الخیر۔ علی الخیر بجگہ پڑھتے الفاظ بلکہ یا نہیں پڑھتے ہیں اور بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ یہ امور تو بدعت میں داخل تو نہیں ہیں؟

ج نمبر ۱۴۵۔ جنازہ اٹھانے کے وقت کوئی خاص الفاظ تو میرے ناقص علم میں ثابت نہیں۔ البتہ قریب قیاس ہے کہ اس وقت کوئی جملہ ماثورہ پڑھا جائے۔ لا الہ الا اللہ کہنا جیسا کہ کلمہ طیبہ پڑھنا بدعت نہیں۔

س نمبر ۱۴۶۔ ماہ صفر کے اخیر بدھ سے لوگ کیوں حسن ظن رکھتے ہیں اور اس کو کیوں متبرک خیال کرتے ہیں۔ اور یہ چند الفاظ علیقا ملیقا [illegible] قلو بھم ملیقا۔ لکھ کر غسل کرتے ہیں۔

ج نمبر ۱۴۶۔ اخیر بدھ کی کوئی فضیلت شرع شریف میں ثابت نہیں۔ علیقا ملیقا وغیرہ الفاظ پڑھنے والے سے پوچھا چاہئے کہ کہاں سے لایا ہے۔ ہمیں تو معلوم نہیں۔ اور یہ بھی بے جوڑ سے۔

س نمبر ۱۴۷۔ عالم ساکن ہے یا متحرک۔ چاند گہن سورج گہن واقع ہونے کا باعث کیا ہے؟

ج نمبر ۱۴۷۔ عالم سے مراد چونکہ کائنات ہے اس لئے یہ متحرک ہے کیونکہ ایک حالت پر قائم نہیں۔

چاند اور سورج کے درمیان میں زمین کے حائل ہونے سے چاند کو گرہن ہوتا ہے۔ اور زمین اور سورج کے درمیان میں چاند کے حائل ہو جانے سے سورج کو گرہن ہوتا ہے۔

[illegible]

س نمبر ۱۴۸۔ زیور مثل کنگن، چندن ہار، ہنسلی وغیرہ پہننا جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۴۸۔ بیوہ عورت کو عدت کے اندر ترتیب و زینت کرنی منع ہے۔

س نمبر ۱۴۹۔ عقد بست کے وقت قاضی یا اور ایسا عہدہ دار ہیں سے جو شخص نکاح پڑھاتا ہے۔ نکاح کے درست ہونے سے رسماً۔ اور بعد الفراغ عقد دو مناکحت و ایجاب و قبول کے چھوڑ دیتا ہے یہ فعل درست ہے یا نہیں اور اس کا ثبوت سنت سے ہے یا نہیں۔ جو لوگ وکیل اور گواہ بنکر لڑکی کے وارثوں سے اذن قبولانے جاتے ہیں حالانکہ وہ لوگ قاضی کے مشورہ سے جاتے ہیں ان کو قاضی پھر کیوں سوال کرتا ہے کہ آپ لوگ کہاں سے اور کس غرض سے آئے۔

ج نمبر ۱۴۹۔ قاضی جو ایسا کرتا ہے۔ اس سے پوچھئے کیوں ایسا کرتا ہے شرع شریف میں ثابت نہیں۔ شاید ان کی زبانی تصدیق کرتا ہوگا۔

س نمبر ۱۵۰۔ مردوں کو پھولوں کی لڑیں اور ہار بنا کے نکاح کے روز شادی اور خوشی کے موقع پر پہننا کہ مشابہت زنان مقصود نہ ہو جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۵۰۔ پھولوں وغیرہ کا سہرا یا نہ پہننا رسم کفار اور ناجائز ہے۔ ہاں خوشبو کے لئے ہار گلے میں پہننا یا پاس رکھنا جائز ہے۔

س نمبر ۱۵۱۔ اگر اتفاق سے کسی کے مویشی مثل گائے بکری مر جائے تو اس کی جلد کو اتار کے بیچ کرنا از روئے حدیث درست ہے یا نہیں اور گائے کے گوبر کو اپلے بنا کے خرید و فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں اور شیر چیتے وغیرہ کی کھال پر بیٹھنا جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۵۱۔ مردہ گائے بکری کا چمڑا اتروا کر بیچ لینا جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ گائے کے سوکھے گوبر کو جلانا بھی منع نہیں کیا۔ درندہ حیوانوں کی کھال پر بیٹھنا ایک حدیث میں منع آیا ہے۔

س نمبر ۱۵۲۔ غیبت کی مفصل تعریف فرمائیے۔ غیر مسلمانوں کی غیبت کرنی روا ہے یا نہیں۔ کوئی شخص گذشتہ واقعات بیان کرکے کہ فلاں شخص نے مجھکو ستایا تھا یا ظلم کیا تھا یا کرتا ہے یا بد اطوار ہے یا ہمیشہ لوگوں پر ظلم کرتا ہے تو یہ سب باتیں غیبت میں داخل ہونگی یا نہیں؟ (ابو المصباح محمد عبد الوحید از بالیسر) (باقی آئندہ)

ج نمبر ۱۵۲۔ غیبت کی جامع مانع تعریف حدیث میں یوں آئی ہے ان تذکر اخاک بما یکرہ۔ یعنی اپنے بھائی کو ایسے الفاظ کے ساتھ ذکر کرنا جنکو وہ ناپسند کرے چاہے وہ تم

[illegible]

اطلاع۔ مسائل کی غلطی پر ہر ایک صاحب مطلع کر سکتے ہیں۔ عام اجازت ہے ابو الوفا۔

انتخاب الاخبار

مولانا ابوالوفا صاحب اس ہفتہ میں دہلی - بریلی اور علیگڈھ وغیرہ مقامات سے مدعو ہیں۔ غالباً ہفتہ عشرہ تک واپس آئینگے۔ (نائب اڈیٹر)

منشی عبدالحکیم صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹیک لکھنؤ سے اطلاع دیتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب کا ... مرحوم کے لئے دعا کریں۔ [illegible] (اللہم اغفرلہ)

سرحدی جنگ کی خبریں تعداد اور مختلف ہیں جن سے کوئی نتیجہ راسے قائم نہیں ہو سکتی۔ البتہ فوجیں بکثرت گئی ہیں اور جا رہی ہیں۔

کلکتہ میں کئی ایک مکانات ایسے برآمد ہوئے ہیں جن میں سامان جنگ۔ بمب کے گولے وغیرہ تیار ہوتے تھے۔

اس ہفتہ بھی غازی آباد اور مراد آباد کے درمیان ریلوے ٹکر کی خبر آئی ہے۔ بہت نقصان ہوا۔ (خدا کی پناہ)

مظفرپور (بنگال) کے بمب کے حادثہ پر افسوس اور نفرت کا اظہار کرنے کی غرض سے لاہور کے ہندو اور مسلمانوں نے علیحدہ علیحدہ جلسے کئے۔ کئی اور مقامات میں بھی اسی قسم کے جلسے ہوئے۔

بمب کے حادثہ کے متعلق واقعی(?) کو سیر امپور(?) میں بنگال پولیس نے ... ہوشیار(?) میں ایک بنگالی کو گرفتار کیا۔ تلاشی پر اس کے پاس سے بہت سے کاغذات برآمد ہوئے۔ کلکتہ میں جو لوگ بمب کے گولے بنانے کے جرم میں گرفتار کئے گئے تھے ان سب پر فرد قرارداد جرم لگادی گئی۔ عنقریب ان کی تحقیقات ہوگی۔

ایران کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ مجلس وزراء کو افسروں اور سپاہیوں کے بقایا تنخواہ ادا کرنے کے لئے روپیہ جمع کرنے میں ناکامی ہوئی تھی اس لئے اس نے استعفےٰ دیدیا ہے۔

خلیفہ سید محمد حسین مرحوم کے صاحبزادہ خلیفہ سید حامد حسین جو علیگڈھ کالج کے تعلیمیافتہ ہیں ریاست پٹیالہ میں فنانشل منسٹر کے معزز عہدہ پر ممتاز ہوئے۔

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے اپنے اودھ کے تعلقہ میں بوجہ قحط ۵ لاکھ کی تخفیف ریع کے مالیہ میں کی ہے جس سے وہاں کے زمینداروں کو بہت بڑی امداد پہنچی ہے۔

لاہور کے کالجوں کے بعض طلبا امداد قحط زدگان کے لئے بازاروں [illegible] میں چندہ آپس ملکر جمع کرتے پھرتے ہیں۔ (ہمدردی اسی کا نام ہے)

روس کے مقام اوذبرگ میں ایک اسلامی انجمن نے قحط زدگان کو [illegible]

دربھنگہ میں ایک فقیر نے ایک بنیا کے گھر سے [illegible] کوڑی مانگی۔ بنیئے نے فقیر کو چنڈال کہدیا۔ جس پر فقیر کو ایسی غیرت آئی کہ اس نے [illegible] درخت سے کپڑا باندھ کر پھانسی لے لی۔ بنیا اس جرم پر حوالات میں ہے کہ اس نے فقیر کو خودکشی سے نہ روکا۔

غازی آباد کے اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر نے کتا مارتے ہوئے ایک خانساماں کو نشانہ بندوق بنایا۔ (شبھ چنتک)

تمام ڈپٹی کمشنروں کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ذریعہ سے زراعتی اور حرفتی نمائشوں پر ٹیکس لگائیں۔ (مبارک)

پیرس میں کتوں پر ۵ شلنگ سالانہ ٹیکس لیا جاتا ہے مگر بہت آدمی ٹیکس ادا کرنے کے زمانہ میں اپنے کتوں کو چھپا دیتے ہیں۔ اس کے لئے افسران محاصل نے کچھ ایسے آدمی ملازم رکھے ہیں جو کتوں کی بولی بول سکتے ہیں۔ یہ لوگ رات کے وقت کتوں کی بولی بولتے پھرتے ہیں اور جس گھر میں کتا ہوتا ہے وہ ان آدمیوں کے منہ سے کتے کی بولی سنکر ضرور جواب دیتا ہے۔ بس یہ لوگ اس گھر کا نمبر لکھ لیتے ہیں اور صبح ہی اس گھر پر ٹیکس کلکٹر آ کھڑا ہوتا ہے۔

افغانی رعایا کا ایک عظیم الشان لشکر درہ خیبر میں لنڈی کوتل کے قریب نمودار ہوا۔ خبر ہے کہ سردار نصراللہ خان برادر امیر کابل اس لشکر کا حامی ہے۔ وہ ملاؤں کے بس میں ہے۔ امیر صاحب کے ذاتی خیالات نامعلوم ہیں اور ان کی وفات کی خبر بالکل بے بنیاد پائی گئی ہے۔ ان کی پیاری لڑکی مرگئی اسی کے صدمے میں کئی روز محلات سے نہیں نکلے۔ انتظام میں بے بس ہیں۔ افغانستان کے تمام مذہبی لیڈر اور ملا سردار نصراللہ خاں کے ملنے گرویدہ ہیں۔ (رعایت)

آجکل امرتسر لاہور کے بعض محلوں میں ہیضہ کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔

قحط کی تازہ ترین رپورٹ مظہر ہے کہ امدادی کام پر ۱۳۸۵۰۰۰ آدمی ہیں جو نسبت ہفتہ ماسبق کے ۴۸۰۰۰ آدمیوں کی بیشی ہے۔ صوبجات متحدہ میں بہ قدر ۰۰۰... کے بیشی ہے۔ مویشیوں کی حالت اچھی ہے۔ صوبجات متحدہ میں غلہ کے بازار چڑھے ہیں۔ چارہ کی گرانی میں تخفیف ہو گئی ہے۔ ممالک متوسط میں چارہ کمیاب ہے۔ کاشتکاروں کی حالت اچھی ہے۔ تجویز ہے کہ صوبجات متحدہ میں بجائے بڑے بڑے امدادی کاموں کے چھوٹے چھوٹے کام مختلف مقامات پر کثرت سے جاری کئے جائیں۔

۲۹ اپریل کو ... افغانی فوج نے فرنٹیر(?) پوسٹوں پر حملہ کرکے ۴۰ آدمیوں کو مار ڈالا

ahmadimuslim.de

ahmadimuslim.de

آپکا قول ان حدیثوں سے ظاہر ہے جیسے آپکے علماء اور صحابہ نے ہزار در ہزار تعزیہ بناکر رسول اللہ پر اتہام کیا۔

جواب علماء اہلسنت جو تعزیہ کو جائز کہتے ہوں وہ کہیں لکھیں کہ کسی امام یا آپکے بھائی تو نہیں - جھوٹ کہتے ہوئے ذرا شرم تو کیا کرو اہل سنت اور تعزیہ! (جھوٹے پر ہیں لگائے کہاں ہے) مولوی سعید علی صاحب ابھی زندہ ہیں اُن سے کیوں دریافت نہیں کر لیتے اور ناحق اپنے محدثوں کی طرح اماموں پر افترا کرتے ہو دیکھو اپنی کی روایات سند مع احوال تحریرشہ مورخہ (   )

آگے چلئے آپ فرماتے ہیں۔

بلکہ ہم یہ دکھاتے ہیں کہ ان فسادات کا اصلی بانی کون ہے اور کسکی تحریک سے یہ فسادات ہوتے ہیں تاکہ گورنمنٹ مناسب طریق سے اصل بانی فساد کی بیخ کنی کرے کہ پھر اس قسم کے فسادات نہونے پاویں۔ گورنمنٹ کو اور حکام کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اصلی بانی اس فساد کا مذہب وہابیہ ہے جو خارجیت اور بغاوت کا پورا عنصر رکھتا ہے۔ پہلے گورنمنٹ کی پوری نگرانی اسپر تھی لہذا اس قسم کے فسادات کم ہوتے تھے جب سے گورنمنٹ نے انکو سلطان المعانی بخشی ہے روز بروز فسادات بڑھ رہے ہیں۔

جواب واقعی آپنے ایسا سچ کہا جیسا کہ شیطان نے حضرت آدمؑ کے مقابلہ میں کہا تھا۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ ان فسادات میں کوئی وہابی اہلحدیث بھی ماخوذ ہے؟ بمبئی۔ رنگون اور لکھنؤ میں جو اتنے فسادات ہوئے کسنے کئے۔ تم ہی نے یا تمہارے بھائی تعزیہ داروں نے جنکو ہم اس سے زیادہ نہیں جانتے کہ وہ سگ زرد برادر شغال۔ پھر کیا آپ کو وہابیت کا نام لیتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ آگے چلو۔

ہندوستان کے تین اخبار اہلحدیث۔ کرزن گزٹ۔ نجم لکھنؤ۔ کا خاص وظیفہ یہی ہے کہ ادھر ماہ محرم کی آمد شروع ہوئی بلکہ ابتدا ہی سے اس قسم کی تحریریں شائع کرتے ہیں کہ فریقین میں آتش فساد مشتعل ہو۔ اہلحدیث آج پانچ برس سے کیا ہی ہے جو ہر سال ابتداء محرم میں ہزاروں اشتہار اس قسم کے شائع کرتا ہے کہ تعزیہ رکھنا حرام ہے بدعت ہے۔

جواب سچ ہے ڈنکے کی چوٹ سے اشتہارات شائع کرتے ہیں اور آئندہ کریں گے اگر آپ میں کچھ ہمت ہے، تو تعزیہ کا ثبوت مع دلائل از خدا و رسول و اقوال ائمہ اہل بیت ہم کو بتلادیں ورنہ شرم سے منہ چھپا دیں اور چپکے سے ایمان بگاڑنے والا امام باڑہ میں جا کر سینہ چاک کریں۔ آگے چلئے۔

۱۳۳۱ھ کو ایڈیٹر اہلحدیث شب و روز اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تعزیہ داری کو جسطرح ہو موقوف کریں۔ چنانچہ اخبار مورخہ ۲۵ شوال میں لکھتے ہیں۔ "امسال بھی مثل گذشتہ سال کے تعزیہ کے متعلق ایک اشتہار نکالنے کا ارادہ ہے جس میں تعزیہ کی حرمت پر سب اہلسنت علماء کرام کے دستخط ہوں گے۔ پس ناظرین ہم کو اس کار خیر میں مدد دیں کہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے جنکے دستخط گذشتہ سالوں میں شائع نہیں ہوئے تعزیہ کی ممانعت کے دستخط بھیج دیں۔"

گورنمنٹ اس سے سمجھ سکتی ہے کہ یہ وہابی اخبار کس طرح کے فسادات پر خصوصاً ہے کہ ہر سال اشتہار پر اشتہار شائع کرتا ہے اور ۱۳۲۸ ہجری سے اس میں کوشاں ہے پھر کہاں تک فساد میں ترقی نہوگی۔ اخبار مذکور اپنی اشاعت مورخہ ۔ ذیقعدہ میں لکھتا ہے تعزیہ کے متعلق لکھا گیا تھا کہ ناظرین اپنے اپنے علاقہ کے علماء کرام سے ممانعت کی دستخط بہت جلد کراکر بھیجدیں مگر ان علماء کے دستخطوں کی ضرورت نہیں جو گذشتہ سال میں چھپ چکے ہیں۔ آج پھر توجہ دلائی جاتی ہے یہ بھی واضح ہو کہ جن جن اصحاب کو جسقدر اشتہار منگوانے ہوں وہ ابھی سے درخواستیں بھیجدیں قیمت غالباً دو یا اڑھائی روپیہ سیکڑہ سوائے محصول ہوگی۔ پھر مورخہ ۲۶ ذی الحجہ میں لکھتے ہیں تعزیوں کے اشتہارات طیار ہو کر جن جن اصحاب نے طلب کئے تھے اُن کو بھیجے گئے ہیں اس دفعہ اشتہار ماہ محرم کے متعلق بعض احکام بھی لکھے گئے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ تعزیوں کے حامی تو ہر سال ہزار ہا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ تعزیہ کو اسلام میں کا شاخسانہ جانتے ہیں وہ اسکے گھیرنے میں چند پیسے بھی خرچ نہیں کرتے اصل قیمت فی سیکڑہ ۲ روپیہ۔

جواب بیشک بفضلہ تعالے ایڈیٹر اہلحدیث فخر کرسکتا ہے کہ ہمیشہ ہر سال اس بد رسم کے مٹانے میں کوشش کرتا ہے اور اسکی کوشش سے اللہ کے سعید بندوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔ مگر اسکو تم فساد کہتے ہو تو قرآن شریف نے تمہارا جواب پہلے ہی سے دے رکھا ہے غور سے سنو۔ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ۔

سنو ہمارا مذہب ہے اور ہم اسکو ثابت کرسکتے ہیں کہ ؎

تعزئے کو جسنے بدتر جان رکھا دیکھئے اسکو خدا ایمان رکھا

اور سنو!

زور دولا ہے توبت ہا نہ احبار مسجدیں مضبوط کر شل پہاڑ
تعزئے قندیل کو لاتوں سے پہاڑ
دین احمد میں یہ بے شک عار ہے

آگے چلئے۔

گورنمنٹ اگر ان تحریروں پر غور کرے تو اسے معلوم ہوسکتا ہے کہ امسال جو ہندوستان

قادیان

ahmadimuslim.de

کے ہر گوشے میں فساد ہوا اور صدہا جانیں تلف ہوئیں اور پولیس و فوج بکمال کو حفظ
امن قائم کرنے کیلئے اس قدر زحمتیں اٹھانی پڑیں۔ اسکے علاوہ یہی حضرات ہیں جو آج
پانچ سال سے ہر سال ہزاروں اشتہار تقسیم کرتے ہیں جن میں اشتعال
پیدا ہو اور فساد کا سامان مہیا ہو۔ ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ تعزیہ ایسی چیز ہے جسے
سنی اور شیعہ بلکہ ہندو بھی بکمال خلوص ہر سال بناتے ہیں اس میں یہ فساد کہ ہو
کہ کوئی مقام خالی نہ رہے۔

شیعوں کی حالت جو خاص بروز عاشورہ ہوتی ہے وہ ایسی ہوتی ہے کہ کسی مذہب
ملت کا آدمی ہو بلکہ پتھر دل بھی ہو ہمدردی کئے بغیر نہ رہے اور ان کی گریہ وزاری
پر کم سے کم اتنا اثر ضرور ہوگا کہ شاید ہی کوئی ایسا شقی ہو جس کا دل مغموم نہ ہو۔ جوں جوں
تعزیہ کو سب کی جانب سے دلائی ہوئی لے جاتے ہیں پھر رسالے جاتیں بجز اسکے کہ انکا دل ان
غیرت سے ہو ہم بہ تعزیہ بلکہ شمر وغیرہ کا خریدنا ممکن نہیں ایسے اقوال ظہور میں آئیں۔

جواب ناظرین اس بدحواس کو دیکھئے کہ ان مساوات کو کیا پہنچا دیکھئے زہر لگتا ہو اتنا بھی
نہیں سوچا کہ مانعین کے اشتہاروں کا مضمون تو یہ ہوتا ہے کہ تعزیہ بنانا جائز نہیں۔ اسکا ثبوت
اگر کچھ ہو سکتا ہے تو یہی کہ بعض لوگ جو بنانے والے ہیں وہ فتوی کو دیکھ کر تمام علماء اہل سنت
منع کرتے ہیں یا کسی جماعت سے جھگڑ کر یہ ہو کہ دونوں یا شیان درنیا بنانے والے اور بنانے والوں میں
تو بیک چاہئے تھا یہ بھی کہ وہ مومن دشمن کو شرع مل سکتا ہے کہ اشتہاروں کا شہید ہو لڑائی
ہو لیکن یہ صورت اتفاقی اور ان سنیوں کے چھوٹے بھائی التعزیہ پرست ہی کچھ ہیں جو اس
امر کو پسند ہیں کہ ہمارا معبود (تعزیہ) لگے جائیگا اور دیکھئے ہمارا طاغوت آگے ہوگا تو اس حال
میں اس شیطانی فوج کو کون کہیگا کہ ان اشتہاروں کے تراشے اثر ہے میں اسی لئے تو آپ کی
اس قسم کی نقل دو نقل پر واہ کیا کرتے ہیں کہ ؎

دو آدمی کو صورت پہ یہ بیداوا نہ دے
دل یہ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

ناظرین! ہمارا دوست ایڈیٹر اصلاح اردو مانعین کے اشتہاروں کا جواب ہے آپ لوگ
دعا کریں کہ خدا اس نیچ کے سب سے میں انکا دل اقرب با تعزیہ رستے آئیں۔

پیارے نبی کے پیارے حالات: اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے حالات بابرکات ولادت سے وفات تک عجیب ڈھنگ سے لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک مسلمان
کو اسکا منگانا فرض ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحہ جلد اول قیمت ۸/
جلد دوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات درج کیگئی ہیں۔ حجم
۲۰۰ صفحہ قیمت ۸/

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت اور اقتدا کے متعلق جناب قاضی عبدالرحیم صاحب انکرنول (مدراس) تحریر فرماتے ہیں
ماشاء اللہ مسئلہ امامت و اقتدا میں دلائل مندرجہ اخبار اتوا سے میں مشرح بیان تمام
خصوصاً توضیح جیسی کچھ ہو چکی مگر عملو اختلاف کل پتہ دینا جو مسئلہ حق ہے۔ ظاہر
میں یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ جب تک عام و خاص مسلمانوں میں نماز و جماعت
مشارکت و متابعت نہ ہوگی انکی آپس کی مخالفت ہرگز دفع نہ ہو سکے گی بلکہ ایک دوسرے کے
پیچھے نماز پڑھنے والوں کے اغراض علمی حسد و بغض وغیرہ وغیرہ روز افزوں ہوتے رہینگے
اور رہتے ہی ہیں حالانکہ فرمان خدا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ہے
رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھکر اصل منکرات کو کہ آپس کی خلافت ہے دور
نہیں کرتے۔
خدا کرے کہ آپکی تحقیقات میں قدرتی اثر ہو اور یہ سب عقائد و عملیات باطلہ کی
بیخ و بنیاد دور ہو جائے آمین۔

جناب مولوی عبداللہ صاحب مدنی از کرنول (مدراس) لکھتے ہیں۔
اس میں کچھ شک نہیں کہ مبتدع فاسق اشد اور مبغوض خدا و رسول ہے اور مستحق
وعید شدید۔ بایں جبکہ وہ فریضہ نماز کو ادا کرتا ہے اور وہ مکلف اسکے ادا کرنے کا
ہے تو اقتدا اسکی اس حال میں جائز ہوگا اور استقرار فقیر میں واللہ اعلم کوئی دلیل
مانع جواز اقتدا نماز پیچھے مبتدع کے نہیں اور مبتدع وہ ہے جو اعتقاد کرے کسی
شے کا جو مخالف ہو اہل سنت و جماعت کے کما قال فی فتح الباری والمبتدع
من اعتقد شیئاً مما یخالف اھل السنۃ والجماعۃ پس اسکا مبتدع ہو
نہیں ضرور نہیں کہ جب وہ بھلائی کریں تو انکی بھلائی پر موافقت کریں اور اسکا کام
اسپر چھوڑیں ھذا ما ظھر لی فی ھذہ المسئلۃ اگر کوئی قوی تر دلیل منع نماز
میں پیچھے مبتدع وغیرہ کے اپنے پاس رکھتا ہو تو بیان کرے والحق احق ان
یتبع واللہ اعلم بالصواب۔

حدیث نبوی اور تقلید شخصی: ان دونوں مضمونوں پر بحث کیگئی ہے
قیمت ۲ ر۔
شریعت اور طریقت۔ ان دونوں مضمونوں پر بحث کیگئی ہے۔
قیمت ۱ ر۔

مناقب حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبیان اتفاق اہل العلم فی صحۃ کتاب البخاری

(گذشتہ سے پیوستہ) (۸) اور امام بخاری ارشاد فرماتے ہیں ما کتبت فی کتاب الصحیح حدیثا الا اغتسلت قبل ذالک وصلیت رکعتین ترجمہ یعنی اس صحیح کتاب میں کوئی حدیث نہیں لکھا جبتک کہ قبل کتابت غسل نہ کرلیتا اور دو رکعت نماز نہ پڑھ لیتا۔ اس سے امام ہمام کا ادب حدیث کے ساتھ ظاہر ہے اور دوسرا اس کتاب کو مقبولیت کی حد تک پہنچانا مقصود تھا۔ (۹) اور فرماتے ہیں۔ لم اخرج فی ھذا الکتاب الا الصحیح۔ نہیں لکھا اور نکالا میں نے اس کتاب میں مگر صحیح یعنے جو کچھ میں نے اس کتاب میں لکھا ہے وہ صحیح ہی صحیح ہے۔ اور ارشاد فرماتے ہیں (۱۰) اخرجت الصحیح من ستمائۃ الف حدیث۔ ترجمہ۔ میں نے اس صحیح کتاب کو ۶۰۰۰۰۰ سے چھانٹا ہے یعنے ضعیف موضوع جھوٹے احادیث، غلط سلط ۶۰۰۰۰۰ میں سے چھانٹ کر کتاب کو صحیح بنایا ہے۔ (۱۱) حضرت عقیلی نے کہا ہے۔ وقد اتفق اھل العلم علی ان کتاب اصح الکتب بعد کتاب اللہ وتلقاہ سلف الامۃ وائمتھا وان مسلما صاحب الصحیح کان ممن یستفید منہ ویعترف بانہ لیس لہ نظیر فی علم الحدیث۔ ترجمہ:۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ کتاب بخاری بہت صحیح کتاب ہے۔ اور اسکا رتبہ بعد کتاب اللہ کے مانا گیا ہے تمام علماء وائمہ وغیرہ اسی کتاب سے فیض یافتہ ہیں اور تحقیق کہ مسلم صاحب کتاب صحیح مسلم اسی کتاب سے فائدہ اوٹھاتے ہوئے ہیں اور مقر اسبات کے تہے کہ کتاب بخاری کی نظیر علم حدیث میں نہیں۔ اس سے بھی فضیلت بخاری کی مسلم پر ظاہر ہوا۔ فتفکر (۱۲) تاج سبکی نے بعد مدح بخاری کے کہا ہے کان امام المسلمین وقدوۃ المومنین وشیخ الموحدین۔ ترجمہ۔ امام بخاری مسلمانوں کے امام مومنین کے سرتاج سردار اور موحدین کے شیخ ہیں۔ (۱۳) حافظ ابن کثیر نے بعد تعریف بخاری کے کہا۔ کان امام اھل الحدیث فی زمانہ والمقتدی بہ فی اوانہ والمقدم علی سائر اضرابہ واقرانہ۔ ترجمہ امام بخاری تھے اپنے زمانہ میں حدیث کے امام اپنے عصر کے پیشوا اپنے اقران کے غیر مقدم (۱۴) بندار ابن بشار نے بعد ذکر امام بخاری کے کہا ہے۔ ھو افقہ خلق اللہ فی زماننا ہمارے زمانے کی مخلوق میں سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔ (۱۵) نعیم ابن حماد نے بعد ثناء امام بخاری کے فرمایا ہے ھو فقیہ ھذہ الامۃ امام بخاری امت کے فقیہ ہیں۔ (۱۶) قتیبہ نے بعد ذکر اذکار امام بخاری کے فرمایا ہے۔ ما تحت ادیم السماء اعلم بالحدیث واحفظ لہ منہ۔ آسمان کے نیچے سوائے امام بخاری کے کوئی زیادہ عالم حدیث کا اور زیادہ حافظ نہیں ہے (۱۷) ابن حماد نے وقت وفات امام بخاری کے یہہ آرزو کی کہ میں اسبات کو دوست رکھتا ہوں کہ آپکے جسم کا ایک بال ہوتا۔ لوددت انی کنت شعرۃ فی جسدہ۔

(۱۸) امام ذہبی نے تاریخ دول اسلام میں تحت ذکر خلیفہ مہتدی باللہ کے امام بخاری کی وفات کا ذکر کیا ہے کہ عید الفطر کی رات کو شیخ الاسلام حافظ العصر امام بخاری انتقال فرمائے اور اس وقت آپکی عمر ۶۲ برس کی تہی۔ اللہ رحم کرے آپ پر۔ عربی عبارت یہہ ہے۔ وفی لیلۃ عید الفطر مات شیخ الاسلام وحافظ العصر محمد ابن اسماعیل البخاری ولہ اثنتان وستون سنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ انتہی۔ (۱۹) اور امام نووی نے شرح مسلم کے مقدمہ میں تحریر فرمایا ہے کہ امام بخاری کا مختلف وجوہ سے جدا جدا ابواب میں احادیث کا ذکر کرنا کہ طالب کو بدشواری تمام احادیث کا پتہ ملے یہ سب تفقہ ہے۔ اتی حدیث پر دال ہے عربی عبارت یہہ ہے۔ واما البخاری فانہ یذکر الوجوہ المختلفۃ فی ابواب متفرقۃ متباعدۃ وکثیر منھا یذکرہ فی غیر بابہ الذی سبق الیہ الفھم انہ اولی بہ فیصعب علی الطالب جمع طرقہ وحصول الثقۃ بجمیع ما ذکرہ من طرق الحدیث۔ انتہی۔

(۲۰) اور ابن حماد نے بعد ذکر وفات امام بخاری رضی اللہ عنہ کے فرماتے ہیں کہ لما صلی علیہ ووضع فی لحدہ فاح من تراب قبرہ ریح المسک ودامت ایاما کثیر ترجمہ جب امام بخاری رضی اللہ عنہ کا نماز جنازہ پڑہا گیا اور آپکو روضہ مبارکہ میں جسوقت رکہدیئے تو قبر کی مٹی سے مشک کی بو مہکنے لگی اور یہہ بو کئی دن رہی کسی شاعر نے اسی بنا پر کیا خوب کہا ہے ؎

فمن الشذی اثارہ فتنۃ ممن … ولست بوردانما انا تربۃ

بعض معتبر کتابوں میں مکتوب ہے کہ جسوقت حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ عنہ جامع صحیح کو پوری کرچکا تو اس اپنی کتاب کو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ و یحییٰ ابن معین و علی ابن المدینی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین اور ائمہ کرام رحمہم اللہ کے سامنے پیش کیا تمام حضرات نے دیکھکر اسکو اچھی کہا اور صحت پر کافی گواہی دیا۔

ناظرین اب فرمایئے باوجود اتفاق اہل علم وائمہ کرام سادات کے آجکل کے سفہا کا صحت بخاری پر قایل ہونا کسقدر نادانی اور صریح جہالت وسفاہت پر دال ہے۔ اور ذرا غور کی جگہ ہے کہ مقلدین متعصبین حضرات اہل حدیث کو زبردستی دشمنان اولیا وائمہ کہتے ہیں مگر یہہ لوگ علانیہ صریح طور پر تحریراً و تقریراً کہیں شیخ المحدثین مولانا اسمٰعیل

رہو اللہ کو بزرگان دین کے دشمنو یہ نہ سمجھنا کہ تم ہمارے بدگو نیون سے کچھ پراشتعال ہو جاوینگے
دیکھو ضرور تم اپنے بدکلامیوں کے برے نتیجہ دیکھو گے سے

رنگ لائیگا زمانہ ایک دن رنگ حنا
نے سنگر پاؤنکو مہندی لگانا چھوڑ دے

(راقم ابوالنعیم محمد عبدالعظیم حیدرآبادی)

تناسخ کے متعلق چند سوال

(مرسلہ گنگا رام ساکن حسین پور ضلع مظفر گڈھ)

بخدمت مجمع البرکات مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ سلمہ

تسلیم نیاز عرض ہے۔

سوال نمبر ۱۔ استفسار درباب تناسخ ارواح یعنے آواگون تناسخ کا مطلب صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ روح کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں انتقال کرنا اگر جسم ایک ہے تو بیشک تناسخ نہیں ہو سکتا اور اگر دو ہیں تو تناسخ ہو گیا کیونکہ دوسرا قائم ہو گیا۔ جو بات اہل شاستر مانتے ہیں۔ وہی بات قرآن و حدیث والے مانتے ہیں یعنے اس جسم کے اعمال کا بدلہ دوسرے جسم میں ہو گا ... جسم ملا اور یہی روح اس میں گئی تو تناسخ ثابت ہو گیا جب ایک سے دو ہوئے تو پھر ... ہو جائینگے کیونکہ جب قانون قدرت ہے کہ ہر جسم کو فنا ہے اور فنا کے بعد پھر جسم اور جسم کے ساتھ اعمال کے واسطے جزا و سزا کیواسطے جسم ملتا ہے گا۔ اس میں تو اہل شاستر اور اہل قرآن کا اتفاق پایا گیا ثابت ہوتا ہے یعنے اہل شاستر یہی کہتے ہیں کہ اس جنم کے اعمال اگلے جنم میں بھوگنے پڑتے ہیں اور وہی بات اہل قرآن کہتے ہیں کہ اس جنم کے اعمال کا ... جو اگلا جنم ہے بھوگنے پڑینگے یعنے بہشت و دوزخ کچھ اختلاف نہیں۔ تو پھر مسلمان کیوں انکار کرتے ہیں۔

جواب تناسخ جسکے ہندو اور آریہ قائل ہیں اور اہل اسلام وغیرہ منکر ہیں اسکی تعریف یہ ہے کہ بقاعدہ توالد و تناسل کے پیدا ہو اور اس میں وہی روح جانی جو اس کی پیدائش سے پہلے دنیا میں آچکی ہے اور بوجہ بد عملی یا نیک عمل کے اب اس جسم میں آئے کے لائق ہوئی ہو۔ پس ان معنے سے جنت اور دوزخ انسان کی زندگی متنازع تناسخ سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ ہاں اگر ہمارے مخالف ساتھ اپنی اصطلاح بدل کر اس صورت کو بھی تناسخ کہنے لگیں گے تو ہم اس وقت ... کہیں گے۔

شکر اللہ کہ میان من و او صلح فتاد صلح جویان بخوشی سجدۂ شکر ادا کردند

سوال نمبر ۲۔ تقدیر یعنے انسان جو تمام عمر میں تکلیف آرام رنج و خوشی بھگتتا ہے وہ خدا نے اپنی طرف سے اسکے واسطے قائم کر دیا ہے۔ یا موافق اعمال کے۔

جواب نمبر ۲۔ اسلامی اصطلاح میں تقدیر علم الٰہی کا نام ہے یعنے جو واقعات انسان کو زندگی میں آنے والے ہیں ان کا علم خدا کو ان کے وقوع سے پیشتر حاصل ہے۔ اس تقدیر کو سوامی دیانند سرستی بانی آریہ سماج نے بھی ستیارتھ پرکاش میں تسلیم کیا ہے دیکھو صفحہ ... پس ان واقعات کو آپ خود دیکھ سکتے ہیں جن میں اعمال اور انسانی سعی کو دخل ہے ان میں وہ بیشک موافق اعمال ہیں اور جن میں نہیں ان میں نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ روح انسانوں کی انسان ہے یا حیوانوں کی حیوان ہے یا پرندوں کی پرندے یا فرق صرف قالب کا ہے روح سبکی یکسان ہے۔ اور ان سے بھی کچھ حساب کتاب ہے کیونکہ اعمال ان سے بھی صادر ہوتے ہیں بعد مرنے کے ان کا کیا حال ہے۔ دیگر رسالہ بحث تناسخ بھی میرے پاس ہے۔ براہ نوازش ان سوالات کے جوابات جلدی عطا کیجئے گا امید کامل ہے کہ جناب میرے شکوک رفع کرینگے۔ جواب شافی دیکر مجھے ممنون و مشکور فرماوینگے۔

جواب نمبر ۳۔ چونکہ اسلام میں تناسخ نہیں اسلئے جو روح جس قالب میں ہے وہ اسی قالب کیلئے پیدا ہوئی ہے۔ الگ الگ روح ہے ایک نہیں۔

خمسہ عاجز بر غزل جناب مولوی حسن صاحب

رسم دنیا اور رواج خاندانی چھوڑ دے ساری شرک و بدعت کی باتیں بنانی چھوڑ دو
قبر پرستی علماؤں کی ابلہ فریبانی چھوڑ دے ہے وہی مومن جو شیطانی کہانی چھوڑ دے
جب تو وہ ہوگا مسلمان لن ترانی چھوڑ دے

مجلس مولود میں کذب البیانی چھوڑ دے سنت محمود میں بدعت ملانی چھوڑ دے
پڑھ احادیث صحیحہ موضوع روایتیں چھوڑ دے ہے وہی مومن جو شیطانی کہانی چھوڑ دے
جب تو وہ ہوگا مسلمان لن ترانی چھوڑ دے

چھوڑ کر قول نبی فرمون کے پیچھے پڑا دل میں تیرے کچھ پیغمبر سے نہیں آتی حیا
دین و دنیا کی بھلائی ہے یہ حب مصطفےٰ جسکو ہو سنت پیاری اس پہ وہ حب جم گیا
نقل ... چھوڑ ... باقی چھوڑ دو

آٹا پیسنے کی مشین اُھنی اور کماد پیلنے کے بیلنے۔ مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں۔

سُن نہ جو قول نبی اور وہ سرو کی ہی مجھ — جا ٹھانے حدیث پیغمبر مجھکو کافی ہے سشبہ
صدق دل سے قول نبوی پر سدا قائم تو رہ — شیوہ منکر کو تو ہرگز نہ دے دل میں جگہ

اور باتیں نا سقانہ دلمیں لانی چھوڑ دے

قول غیرون پہ شہادت دے اگر حکم نبی — فرق لفظی ہے حقیقت میں ہیں دونوں ایک ہی
ماننے میں اُسکے ہرگز سست کرو پہلو تہی — ہے نشانی مومنون کی ظاہر و باطن یہی

رسم باطل رسم سنت میں ملانی چھوڑ دے

سیوم و چہلم کہاں تہا در زمان مصطفیٰ — جا دریں چڑہتی کہاں تہیں بر مزار اولیا
اور مساجد قبر کب ہوتے تہیٰ اصحاب سے — زفتر باندہ ہے نہ سنت پر کوئی گمن ذرا

چھوڑ شہہ مضمون کے سب نعتیہ نبانی چھوڑ دو

راست بازی مومنون اور صالحون کا کام ہے — جھوٹ تا دیلو کی عادت شیوہ فجار ہے
سوچ لے اُسکو کہ ناظر بھی بڑا ابشار ہے — کیونکہ کاذب پر خدا کی لعنت و پھٹکار ہے

اسلئے حق بات میں ناحق ملانی چھوڑ دے

صورت صلحا میں ہیں لاکہوں شریر و بدچلن — نفرت آتی ہے جو ہرگز نہ انکو لاسخن
تم ہو پابند شریعت ظاہری لے جان من — نیک ظن رہنا مدامی بدگمان ہرگز نہ بن

بدگمانی میں زبان اپنی ہلانی چھوڑ دے

ہو نہیں سکتا کوئی مقبول رب ذوالمنن — تا نہ ہو جائے فنا عشق نبی میں روح و تن
منہ پہ ہے کلمہ شہادت دل میں آمادی جلن — کذب گو اکثر منافق ہوتے ہیں لے یار من

اب نفاق انکو اپنے یار جانی چھوڑ دے

ہم مطیع قول و فعل سید ابرار ہیں — زید و عمرو کے فسانہ سب محض بیکار ہیں
عکس قول مصطفےٰ کرتے ہیں جو بدکار ہیں — ایسی باتون سے خدا اور مصطفےٰ بیزار ہیں

کار سکا مدون کے اب کل کارانی چھوڑ دے

ذکر میلاد مبارک حضرت خیر الانام — ہم منع کرتے نہیں بالکل ہے ہمیں اہتمام
ہمکو تو انکار ہیں ہے بیشتر بحث و کلام — ہو شریعت کے مطابق کام اپنا سب مدام

مشرکون کے کار بد کی کل نشانی چھوڑ دے

دین و دنیا ہیں یہ دو ضدین حقیقی جان تو — عیش دونوں سے نہیں ممکن — ماتھ ہو
شکل مومن رکھتے ہو تو خیال دنیا چھوڑ دو — ہو جو ظاہر با شرع تو دل بھی ویسا ہی رکھو

مرد بن جا لے میان چالیں زمانی چھوڑ دے

ہو گیا ہے تیری عقل و فہم میں بیشک خلل — باپ دادو کی جو ہیں ہر کر رہا ہے جو عمل
باب تو بہ ہے کشادہ اب بھی جلدی سے سنبھل — شرع کا ہو جا مقلد مصطفےٰ کی چال چل

بے شرع رسمیں تو اب اجاگرانی چھوڑ دے

تعزیہ داری کو چھوڑ دو ہیں یہ سب لہو لعب — کن اماموں نے کیا ہے اور لکھا ہے کس کتب
الفت حسنین میں شرک مناتو ہے سبب — رکھ محبت تو حدیث مصطفےٰ سے اور سب

کفر و بدعت شرک سے رشتہ لگانی چھوڑ دے

واعظین بےجرم ہر شہر و شہر و کو بکو — کرتے ہیں تاویل قول مصطفےٰ کی دو بدو
زر پرست ملاؤن سے فتنہ بپا ہے چار سو — مفسدین بیشک خدا و مصطفےٰ کے ہیں عدو

تو فسادی بن ناب ایذا رسانی چھوڑ دے

اعتبار زیست کیا ہے آج کل شاید ہو — الفت دنیا میں یعنی تم کو کہیں مست ہو رہو
چھوڑ دو فخر خولیت اور انکساری سے رہو — زندگی ہے چند روزہ اسپہ مت مغرور ہو

بےحیائی کی جہاں میں زندگانی چھوڑ دے

پڑھ نماز پنجگانہ کو بصد شوق دلی — ساتھ اُسکے مشرکان لگ ہی پکڑو چھوڑ دی
اور نہا نزدیک رسم خاندانی کے کبھی — جس سے ہو راضی خدا بھی اور رسول اللہ بھی

فرض ہے کرنا — ہی سب بے ایمانی چھوڑ دو

شاعری بیہودہ گوئی ہے سراسر سفلہ پن — نظمیں اخلاقی کہو تم فرحت افزا روح و تن
یا ہو نعت مصطفےٰ یا حمد رب ذوالمنن — حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعراب بنانی چھوڑ دے

قاضی محشر جب ہوگا حشر میں صدر انجمن — کچھ نہ کام آئیگی وہان پر خم زلف پرشکن
اللہ آئینگے آمین گے وہ ماہرو و گلبدن — حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعراب بنانی چھوڑ دو

لے تیرے نعت جگر عبد الجلیل عاقل زمن — گر ہو صاحبین کی نصیحت عام اے فرزند من
ہے نہیں دونوں کیجا نے بادہ تر برو سے نخر — حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعراب بنانی چھوڑ دے

عبد الصمد از ۔۔۔ ضلع سارن

اونچی دوکان کا پھیکا پکوان

ہے آپ چھپین ہزار حق مہر

تمام اخلاق ۔۔۔ کی خدمت ۔۔۔ ضرورت ۔۔۔ علماء اسلام کے

مسیح ہے یہ زیادہ سے زیادہ اتنا ہی ہے کہ خلق خدا کو نیک ۔۔۔ کا تجربہ کرایا جاوے۔

ahmadimuslim.de

تاکہ دنیا میں جہاں کہ سچوں اور جھوٹوں کی کثرت ہے نہایت ہو خدا کے نیک بندوں کو نیکی کرنے میں کوئی دقت واقع نہو اور نہ انکو کوئی رہزن جو گمراہ کر کے انکی نیکی پر بلا کر انکو زیر گناہ لازمی کر اسکے۔

قدرتاً انسان اپنی زبان کو ذراسی حرکت دیکر خدائی تک کی بڑ ہ مار دینے پر قادر بنا دیا گیا ہے۔ اور انکے مقابلے پر ایک نیک سیرت فرشتہ خصلت تک کو کسی کی دلی منشار سے آگاہ ہونا قدرتاً ناممکن بنا دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ غیروں کے شر سے بچنے کی خاطر خداوند تعالےٰ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا۔ اپنے احکامات نازل فرمائے اور بعد از خدا و رسول اللہ پیغمبروں کی نیابت کا اعزاز عنایت فرمایا ہے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ دنیا میں جس قدر بھی [illegible] اور بیٹ مار اور ٹھگ ہیں وہ سب کے سب تمام استبازوں کو بھی الٹا ٹھگ اور دوکاندار پکارتے رہتے ہیں تاکہ لوگ انہیں نیک سمجھکر انکی ٹھگی میں مبتلا ہو جاویں۔ اور اکثر لوگ محض اسی جال میں پھنس رہے ہیں۔ لہذا ہم کو سارے زمانے کے ٹھگ الٹا ہمیں ہی ٹھگ قرار کیوں نہ دیں مگر خلق خدا کو ایسے مکاروں کے پھندہ میں سے نکالنے اور نہ پھنسنے دینے کو لوگوں کو [illegible] سے بچانے کی خاطر ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم ہر پکوان کی اونچی دوکان کو ضرور انگشت نمائی کر کے لوگوں پر ظاہر کریں۔ بیشک ہمارا [illegible] [illegible] پہیلی یا معمہ کا پیش کرنا!

خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیان جو اونچی دوکان کے اکیل ہیں [illegible] پکوان کو حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ تو آپکو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ آپ نبوت کا دعویٰ بھی رکھتے ہیں اور اپنے مریدوں کی تعداد لاکھا ہونیکی گپ بھی مارتے ہیں انکی صاحبزادی مبارکہ بیگم کی شادی صرف چھپن ہزار حق مہر پر نواب محمد علی خانصاحب سے مرزا جی نے کی ہے! اتنا مہر کی رقم [illegible] آپکی اصلی غرض اور بھی معلوم ہو جاوے گی لہذا جب آپ کو یہ معلوم ہو جاوے گا کہ مرزا جی کہتے تھے کہ میں بروزی محمد ہوں اور اب انکو اپنے الہام کی صداقت کیلئے ایک بروزی علی داماد بھی مل گیا ہے! جیسی روح ویسے فرشتے مثل مشہور ہے۔ ایسے ہی غلام احمد ہو کر جب احمد ہی بن گئے تو اب محمد علی کا فقط علی ہی بنا دیا گیا۔ مرزا جی کے لئے کچھ مشکل بات نہ تھی۔ جبکہ صریح مرزا جی کی دامادی کا فخر بھی انکو حاصل ہو چکا ہے چھپن ہزار مہر کی مبارکہ رقم والی صفت قادیانی نبی نے [illegible] [illegible] بیچارہ مرید بھی عمل کریگا۔ اور مبارکہ بیگم ہی [illegible] تعلق مبارکہ سے [illegible] ام المومنین نے مرزا جی کی کل [illegible]

جس تیس سال کیلئے باقبضہ گردی لیا ہوا ہے۔ گویا جیسے اپنے خاوند جی اور انکے سو لاکھ پر قبضہ [illegible] مومنین کا ناک کا ٹکر مرزا جی کو اپنی دوکان بڑھانے کا چسکا یا چلتر بنا دیا ہوا ہے۔

وہ اگلے زمانے کے ہی نبی تھے کہ جنکو بادشاہوں کی لڑکیاں شادی میں ملا کرتی تھیں یا کبھی لڑکیاں شریف غریبوں کو بھی دی جاتی تھیں یہ تو انگریزی زمانہ کے اشتہاری نبی ہیں اور وہ بھی ایک چھوٹے سے گاؤں کے باشندے۔ ایسے طالب دنیا کی لڑکی تو بیشک بیشک ضرور ہی اگر بادشاہوں کی قبولیت کے لائق نہیں ہو تو بھی نوابوں سے کمتر تو ضرور ہی ملنی تو کیا بلکہ بصد منت وزاری خود پاؤں پڑ کر بھی دینی چاہئے تاکہ ایسے طالب دنیا کو دنیا داری کے دروازہ پر جانیکا فخر تو حاصل ہو سکے۔ اور تاکہ اسکے لوگوں کو بھی امیروں اور دنیا داروں کی طرف ہی نگاہ رہے۔ اور اونچی اونچی اٹاریاں ہی جھانکا کریں۔

چھپن ہزار حق مہر کی رقم نے واقعی مرزا جی کا دھیان محض دنیا کی ہوس میں غرقاب ہونا ظاہر کر دیا ہے وہاں اپنے بھولے دماغ والے مریدوں میں اور نیز قادیان کے ضعیف العمر بانیا لوگوں کی نظروں میں بڑی وجاہت بھی پیدا کر لی ہے کیونکہ جب انکو مرزا جی کی خود اپنی والدہ کا چند روپیہ حق مہر یاد آتا ہے کہ انکی دونانیوں اور دو دادیوں کے مہر سے بھی زیادہ تھا تو اب مرزا جی کی لڑکی کا ان سب کے مقابلہ چھپن ہزار حق مہر کی ترقی [illegible] [illegible] جاننے والے ہوں گے نہ کہ مرید الامان! الامان اور وہ ضعیف العمر جاتے رام رام بچانا تو ہیں! سچ ہے نبوت ہو تو ایسی ہو۔ ترقی ہو تو ایسی ہو۔ اپنی صاحبزادی کا چھپن ہزار حق مہر کر دینے سے کون شخص نہیں جانتا کہ مرزا جی کے دل میں دنیا داری کا کہاں تک امنگ ہے! یہ تو لینے کی باری ہی تھی جو ایسی رقم خاص وحی نے مرزا جی کو یاد کرا دی ورنہ جب مرزا جی کی اپنی شادی اسی لڑکی کی والدہ سے ہوئی تھی تو اسوقت کیوں لکھو کہا حق مہر نہ لکھوا دیا! سچ ہے اسوقت تو اپنی باری تھی۔ وحی کی کیا مجال تھی کہ نزدیک بھی آسکتا۔

خیر جو کچھ ہوا سو ہوا مگر نواب محمد علی خان صاحب کا اتنا بڑا نام سنکر شاید آپ سمجھتے ہوں گے کہ خدا جھوٹ نہ بلوائے یہ تو ضرور ریاست حیدرآباد دکن یا سندھ کے اگر نواب نہیں تو لاہور کے نواب تو ضرور ہی ہوں گے لیکن نواب محمد علی خانصاحب قزلباش تو لاہور ہی کے نواب ہیں ظاہر ہے کہ چھپن ہزار مہر [illegible] ایسی کا آسامی [illegible] وصول ہو سکتا ہے [illegible] تو نواب ہیں وہ بھی تو کہیں کے نواب ضرور ہونگے۔ یاد رہے یہی ہیں جو خسر مرزا جی کے بجائے (خسر نامعینا) الہامی بھی ہیں! انہیں صاحب نہ تو کسی دنیاوی ریاست کے مالک ہیں

اور نہ ہی وہ جاگیردار ہیں اور نہ انکی کوئی فوج ہے نہ لشکر توپ خانہ اور نہ خزانہ اور نہ ہی یہہ سرکاری خطاب۔ بلکہ ہم جہو شہی کہین آجتک تو مرزاجی نے بہی کبھی اپنے چہوٹے الہامی اعزاز سے بہی انکو ایسا سرفراز نہین فرمایا! تو پھر یہ کیسے نواب ہین؟ بہایہ تو ریاست مالیر کوٹلہ ضلع لودیانہ کے موجودہ نواب کے کسی رشتہ سے ماموں جان ہین گو وہان سے انکو روزینے مین ایک پہوٹی کوڑی بہی نہین ملتی۔ لیکن جب نواب صاحب کے ماموں جان ہیں تو کہرے خاصے نواب ہو گئے۔ اور گو مدت سے مرزاجی کے معتقد ہو سوالی پڑے اور لنگرخانے کے ٹکڑوں کو حلال جانتے تہے سو خدا سب کی مرادین برلانے والا ہے۔ خیر تو کیا چہپن ہزار معمولی اور اک سکتے ہین یا نہین! میاں کیسے تم بہی عقلمند آدمی ہو۔ چہپن ہزار روپیہ تو کیا بلکہ انکو تو چہپن ہزار دفعہ کہی بے ایمان گنوار کے منہ پر تہو کنے کی بہی تو توفیق نہین۔ چونکہ انکا مطلب مرزاجی کی لڑکی سے شادی کرنیکا تہا سو جو مرزاجی نے کہا وہی انہون نے اقبال کرلیا۔ ابہی حضرات اگر یہہ صرف اقبال ہی ہے تو مرزاجی کا اس سے کیا فایدہ۔ بہائی کہہ تو رہا ہون کہ وہ انچی دوکان اور پہیکا پکوان؟ اگر نہ دیکہا ہو تو اب دیکہلو۔ فقط مایکی محبت ہے اگر دست رسی نہین تو نہ سہی گنوار کو کہانکا کام ہی ہے باتون ہی باتون مین ہرکوئی دلکو بہلالیتا ہے اسے ذرا مرزاجی کا نام سب اخبارون مین روشن ہو گیا۔ کہیل ہی سہی نہ سہی وصل تو حسرت ہی سہی۔

ہمارے خیال مین مرزاجی کو چاہیئے کہ ضرور اس چہپن ہزار کی رجسٹری کرالیوین۔ کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ چہپن ہزار حق مہروالی شادی از روئے شرع و معمول دنیا شرافت کے خلاف اور سراسر بیہودگی کی دوستی لگانا ہے کیونکہ اس سے محض دلہا کا تعشق ثابت ہوتا ہے۔ غرضمند دیوانہ ہوتا ہے بعد مین بچہتانا نہ پڑے اور عبداللہ آتہم کی پیشگوئی کی طرح ناحق کی دوبارہ رسوائی انتہائی دہوپے۔ بہائی تم بہی عجیب آدمی ہو! پہلے ہی ہم لاکہہ مرید تہے دس باران سال مین دس ہزار کا سینارہ نہ بن سکا۔ بلکہ دس ہزار تو کجا صرف پانچ ہزار روپیہ کے عوض مرزاجی کی کل بہونی جایداد خود مرزاجی کی جورو کے پاس گروی پڑی ہوئی باران سال سے آجتک نہ چہوڑا سکے تو اب نئے سرے سے کونسی غیرت ان مین کہانسے آئی کہ چہپن ہزار کی رجسٹری کرا دیگا۔ کئے دن نئے نئے چندون کی بہرمار سے تنگ ہو کر اکثر مریدون نے مرزاجی کو سلام کرکے اپنی راہ لی۔ دقیس کا خرچ مرزاجی کو مہیا کردین۔

مولوی صاحب یہہ بات تو آپنے عجیب ہی اسنائی کہ مرزاجی کی جورو سے مرزاجی کی جایداد گروی رکہی ہوئی ہے پہر تو لعنت ہے ایسی نبوت پر کہ جبکہ جورو ہی نہ مانے۔ اور دس ہزار لعنت ہے ایسے چار لاکہہ مریدون پر جن مین سے ہر ایک پر کہ جو اپنے نبی کے ساتھ صرف دو پائی کا ہی سلوک نہین کر سکتے۔

ابی حضرت یہہ دو پائی کی کیا کہی! بہائی۔ یہہ یون کہی! کہ اگر مرزاجی کے چار لاکہہ مریدون اور ہر ایک مرید فقط خدا کے واسطے مرزاجی کو ایک انہ محتاج بہی سمجہکر انکی جہولی مین دو پائی ہی ڈالدین تو مرزاجی کی گروی شدہ جایداد چہوٹ سکتی ہے۔ واقعی مرزا صاحب کے بڑے سے بہی چہوٹے مین انکے مرید تو ہرگز ہرگز نہین ہو سکتے! ورنہ ناممکن ہے کہ ایک مرید دو پائی کی بہی اپنے نبی کی خدمت نکرے لہذا مرزاجی فقط پہیکے پکوان کی اونچی دکان ہے ورنہ اگر ذرا بہی مرزاجی کے مذہب مین اشرافت و خلوص ہوتا تو وہ یہہ لڑکی حکیم نورالدین اپنے مخلص دوست کی نذر کرتے۔ اور اگر خاندان و قوم کا لحاظ بہی رائی کے دانہ برابر ان مین ہوتا تو یہہ لڑکی ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو دی جاتی۔ یا اگر مرزاجی کے مقتدی ایمان مین ذرا بہی غریب النوازی کا لحاظ ہوتا تو یہہ لڑکی ہمارے کلاغام یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کا حق تہا۔ اور اگر کسی ایسے خالص مرید کی حق الخدمت کی شکر گذاری کا ذرا بہی مرزاجی کی تسلیم مین اثر ہوتا کہ جو شہادت دیکر گورداسپور کی عدالتون مین (اپنی موکلون کا حق مارکر) مرزاجی کو بچا رہا تہا۔ تو یہہ لڑکی جناب خواجہ کمال الدین وکیل کا حق تہا اگرچہ سیانا کوا تو گو سے بہی پہرے جا گرا۔ سچ ہے ذات کی ٹیڑہی اور چہپن ہزار حق مہر افسوس عادت قدیمہ کے مطابق مرزاجی نے یہہ بہی ایک خواہ مخواہ کا گناہ بے لذت کمایا کہ اپنی نبوت کو کلنگ کا ٹیکہ لگوالیا۔ مرزا صاحب کو واضح رہے کہ نواب محمد علی کا کوئی حق نہین کہ آپکی اولاد کا حق کسی صورت سے مار کر حسب عادت اپنے پیر مرزاجی کے اپنی مہدی جایداد کو بیجا مصرف مین لاوے۔ ناظرین مرزاجی کی لالچ کو اسوقت اچہی طرح سے محسوس فرماوینگے کہ جب انکو یہہ معلوم ہوگیا کہ مرزاجی کی نابالغ دختر کی عمر ابہی چند سال کی ہے آخر ابہی شادی کی رسم بعد چند سال کے وقوع مین آویگی جب مطابق الہام منذرہ بعد ہوگی یہہ لڑکی اور اسکی والدہ مع دیگران کے معتکف ہوگی۔ فلعنت اللہ علی القوم الفاسقین

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور)

چودہوین صدی کا مسیح۔ مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری ابتداء تا آخر سے زمانہ حال تک کے واقعات مفصل بطرز ناول نہایت دلچسپ پیرایہ مین لکہے گئے ہین صفحات ۱۴۵ مجلد۔ قیمت مع محصول ڈاک ۸؍

الہامات مرزا۔ اس رسالہ مین مرزا قادیانی کی پیشگوئیون کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے یہانتک کہ باوجود تیسری دفعہ چہپنے کے اور دو ہزار روپیہ جو اسکے لئے انعام مقرر ہو چکے آجتک مرزا صاحب یا کسی مرزائی کو جواب دینے کی جرأت نہین ہوئی۔ غرض یہہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنیکو کافی ہے قیمت ۵؍

ahmadimuslim.de

حساب دوستاں در دل

جن احباب کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں انکی قیمت ماہ جون میں ختم ہے ان کی خدمت میں ۱۲ جون کا پرچہ وی پی کیا جاویگا۔ اگر عدم فرصت کسی صاحب کو آئندہ اخبار خریدنا منظور نہ ہو یا چند روز تک مہلت چاہتے ہوں تو بواپسی اطلاع بخشیں تاکہ ناحق وی پی کرنے سے مطبع کا نقصان نہو۔

خاکسار منیجر

۱۴۹	دھاریوال	۸۲۳	بھٹنڈہ
۳۲۹	دورویش	۱۱۶۰	راجمندری
۳۳۰	چکوڑی بھیرہ	۱۱۶۱	بٹالہ
۳۳۳	دادوپاڑی	۱۱۶۲	احمد پور شرقیہ
۳۳۴	مانہ	۱۱۶۳	باسن زکھنا
۴۲۲	دیوجی	۱۱۷۳	لشکر گوالیار
۴۲۵	پانکے	۱۱۷۴	سدھو پور
۵۶۶	پارا کھنڈی	۱۱۷۵	منگرول پیر
۵۷۲	ڈورلہ پختہ	۱۱۷۷	محکمہ نگال
۵۷۳	ڈلہوزی	۱۱۷۸	لاڑکانہ
۵۹۳	دودھی	۱۱۸۰	جالندھر
۶۸۸	تھینی	۱۱۸۳	حسین خاں والا
۶۰۳	امرتسر	۱۱۸۸	امروہہ
۸۰۷	سوگوانہ	۱۱۸۶	گجیانہ کلاں
۸۱۱	کھنڈ	۱۱۸۷	کسم گراؤں
۸۱۲	سوپا گھوہ	۱۱۸۹	راہسن
۸۱۳	امرتسر	۱۱۹۰	دھنبولپور
۸۱۶	ہمکی پور	۱۱۹۱	ودکھنا
۸۲۱	جہانیاں	۱۱۹۳	مرال
۸۲۳	جاجاؤں	۱۳۶۵	کاہلوواں

کانا دجال۔ قیمت ۲ ر دفتر اہلحدیث سے ملیگا۔

کذاب قادیانی کی اختلاف بیانی

عاشق تمہارا ہو آدمیں فرہاد قیس اور ۔ آخر کو کہنہ کہتے ہیں۔ اے جان بیچ بیچ ناظرین اہلحدیث بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے پنجابی نبی نے جب سے مسیحیت کا جامہ پہنا ہے آپکا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں گندی گالیاں دینا اور بدزبانی کرنیکا وطیرہ چلا آیا ہے۔ چنانچہ حضرت موصوف کی شان والا مقام میں جس قدر گستاخی اور بے ادبی مرزا جی کر چکے ہیں اسمیں سے مشتے نمونہ از خروارے یہ ہے جو ہم بحکم نقل کفر کفر نباشد حقیقت حال بیان کرنے کے لئے ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ بطور سنجو مرزا جی لکھتے ہیں :-

"آپ (یعنی حضرت عیسیٰ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے" (ضمیمہ انجام آتھم)

مگر آپ لوگ حیران ہونگے یہ سن کر کہ انہی مرزا صاحب پر آپکے لاہور کے سفر میں جب ایک شخص نے آپکے داڑھی منڈانے والے مریدوں کی نسبت سوال کیا تو آپ نے اپنے جواب کے ضمن میں حضرت عیسیٰ کو اسی فعل کو مستحسن بتلایا اور اسکی تصدیق و تعریف کی ہم آپکے الفاظ کو آپکے مقرب چیلے بدر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ لکھتا ہے :-

"داڑھی منڈانے کا ذکر آیا (تو مرزا صاحب نے) فرمایا لوگ کن بیہودہ اعتراضوں میں پڑتے ہیں وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہ باطن پر ہے × × × جب انکار حد سے گزر جاتا ہے تو ایسے ہی اعتراض سوجھتے ہیں × × × حضرت عیسیٰ پر ایک شخص نے جو انکا مرید نہیں تھا اعتراض کیا کہ آپنے ایک فاحشہ سے عطر کیوں ملوایا۔ انہوں نے کہا کہ دیکھو تو پانی تو میرے پاؤں پر ہوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔ خدا کے نزدیک خلوص کی قدر ہے میں تجھے سچ کہتا ہوں کہ آجکل کے جو فقیہ اور فریسی ہیں ان سے یہ کنجریاں پہلے بہشت میں جائینگی۔ اسے بیان کرکے مرزا جی کہتے ہیں) درحقیقت انہوں نے اچھی مثال دی" (بدر ...)

ناظرین! مرزا جی کی یہ اختلاف بیانی دیکھئے کس قدر بیباکانہ چال ہے جو کسی سمجھدار کا کام نہیں ایک فعل کو حد درجہ کا قبیح بتلا کر حضرت عیسیٰ جیسے پاکدل (وجیہا فی الدنیا والآخرۃ) اور پاک نفس انسان کو جو ہزاری چمار دلوں سے بڑھ چڑھ کر مخلوقات سے اعلیٰ ہیں کہ وہاں انکی توہین منظور تھی اور یہاں اپنے داڑھی منڈے مریدوں کی تعریف کرنی ہے چونکہ اسی حضرت عیسیٰ

انتخاب الاخ

جناب عبدالستار بن حافظ عبدالمنان صاحب
چچازاد بھائی احمد کی وفات کی خبر لکھ کر ناظرین اہلحدیث
دعائے خیر کی درخواست کرتے ہیں۔ اللّٰھم اغفرلہ

ایک روسی انجینئر نے آہنی تاروں کے ذریعہ سے بہت فاصلہ پر گفتگو کرنے کا ٹیلیفون بنایا ہے۔ چنانچہ اس کا تجربہ کیا گیا۔ سنٹ پیٹرزبرگ سے دہا تک گفتگو صاف سنائی دیتی تھی۔ جن کے درمیان ۱۲ میل کا فاصلہ ہے۔

بمبئی میں ۵ لاکھ کے سرمایہ سے ایک سودیشی کارخانہ کھانڈ سازی کا قائم کرنا چاہتے ہیں۔

فرانس میں گورنمنٹ کی جانب سے حکم شائع ہوا ہے کہ کوئی شخص تیرہ سال سے کم عمر بچے سے ۳۱ پونڈ سے زیادہ بوجھ نہ اٹھوائے۔ اور ۱۴ سال سے کم عمر لڑکیوں کے لئے ۱۱ پونڈ ہے۔ ۱۸ سال کی عمر تک مردوں کے لئے ۴۵ پونڈ اور عورتوں کے لئے ۲۲ پونڈ سے نہ بڑھے۔

لکھنؤ میں ہزارہا لوگ ایک عجیب الخلقت بچہ کو دیکھنے آ رہے ہیں۔ اسکی تین ٹانگیں ہیں۔ جنہیں سے ایک کی دس انگلیاں ہیں۔ عمر تین ماہ کی ہے اور ابتک بالکل تندرست ہے۔ اس کے والدین نے اس کی بدولت تین روز میں ہزار روپے سے زائد کمایا ہے۔

مظفرپور کے سرکاری وکیل کو جو ایک بنگالی ہے ایک گمنام چٹھی اس مضمون کی پہنچی ہے کہ تمہاری زندگی کا ڈائنامیٹ سے فیصلہ کیا جائیگا۔ اور دینش چندر کی خودکشی کا انتقام انگریزوں سے لیا جائیگا۔ ایک ایک بنگالی کی جان کے بدلے تین تین سو یورپین مارے جائینگے۔

کلکتہ کے محب وطن ڈاکٹر ایس کے ملک نے اپنی شاندار طبی تعلیم گاہ نیشنل میڈیکل کالج آف انڈیا بلا کسی معاوضہ کے قوم کے نام ہبہ کر دی ہے۔ ان کے ورثا کو اب اس کالج کی آمدنی اور خرچ وغیرہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

مصطفیٰ کامل پاشا مرحوم کا مشہور اخبار اللواء اب مصر کی نیشنلسٹ پارٹی کی ملکیت میں آگیا ہے۔ اور اس کا انتظام ایک کمپنی کے سپرد ہوا ہے جس کا نام علی فہمی کامل و شرکاء رکھا گیا ہے۔

اسلامیہ ہائی سکول اٹاوہ کو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے فنڈ سے ۵۰۰ روپیہ

... علامہ احمد زکی قرار پائے۔

... بنگال میں سخت طوفان آیا۔ چاٹگام کے مشہور مندر چندرناتھ کا ایک حصہ گر کر تباہ ہو گیا۔ بعض دیگر مقامات میں بھی بہت نقصان ہوا۔

ہندوستان میں قحط زدگان خیراتی کاموں پر ۱۱ لاکھ ۰۰ ہزار لگے ہوئے ہیں۔

نیویارک کے چند متمول فیاض لوگوں نے ایک مکان صرف اس غرض کیلئے مخصوص کر دیا ہے کہ ہندی مسافر اس میں آ کر ٹھہریں اور آرام پائیں۔

احاطہ بمبئی میں ۱۴۳ اخبارات شائع ہوتے ہیں جنکی نسبت پریذیڈنسی کی انتظامی رپورٹ مظہر ہے کہ ان میں سے صرف چار اخبار امن پسند ہیں باقی ۱۲۹ اخبار نہایت دریدہ دہنی سے گورنمنٹ پر نکتہ چینی اور سوراج کا مطالبہ کرتے ہیں۔

میمن سنگھ میں ایک مسلمان برات کی آتش بازی کی چنگاری سے ذخیرہ بارود اڑ گیا۔ ۵ آدمی ہلاک ۶ زخمی ہوئے۔

گورنمنٹ بنگال نے کاشتکاروں کو قرضہ دینے کے لئے امسال پونے دو کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔

سرحد پر افواہ ہے کہ ایک ترکی مشن کابل پہنچا ہے جس کا خیر مقدم سردار نصر اللہ خان اور ملاؤں نے گرمجوشی سے کیا ہے۔

افواہ ہے کہ کئی کاروان خلیج فارس کی راہ سے رائفل اور گولی بارود کا کچھ ذخیرہ افغانستان میں لیگئے ہیں اور انگریزی فوج ان پر قابو نہیں پا سکی۔

لکھنؤ کے سنی اور شیعوں کے باہمی تنازع کے فیصلہ کرنے کے لئے ایک کمیشن تجویز ہوئی ہے جس میں دو ممبر شیعہ۔ دو سنی اور دو ہندو ہونگے۔ اور یہ ممبر لکھنؤ کے باہر کے ہونگے جنہیں ہز آنر لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ خود نامزد کرینگے۔

بنگالی انارکسٹوں کا راز افشا کرنیوالا ایک خفیہ پولیس کا بنگالی ملازم ہے۔ جس نے گو ان کی انجمن کا ممبر بنکر انہیں ہر طرح سے مدد دی۔ یہانتک کہ بم کے گولے بھی بناتا رہا۔ اور جب اسکو تمام باتوں کا علم ہو گیا تو پولیس میں اطلاع دیدی۔

سوڈان میں ایک درویش نے مہدویت کا دعوی کیا اور ایک انگریزی پولیس افسر کو قتل کر ڈالا۔ پھر ڈیڑھ سو درویشوں کی جمعیت سے میجر ڈکنسن کی فوج پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر بھاگ نکلا۔ ۲۵ درویش مارے گئے۔ اور ایک دو مصری افسر ہلاک اور میجر ڈکنسن و میجر نوکس زخمی ہوئے۔ مصری فوج کے کل دس آدمی کام آئے۔ بعد کی خبر ہے کہ وہ گرفتار ہو کر پھانسی چڑھایا گیا۔

مومیائی

کے مفصل اوصاف تو آ
کر مقوی باہ۔ مقوی دماغ۔ مولد خون اور
وشافہ۔ کمزور شدہ بدن و سینہ کے مریضوں کے
ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل تحریر فرماتے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو
بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے
(اخبار اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

جناب عبد الصمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-
الحمد للہ کہ آپ کی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی
اس کے علاوہ اور بھی زبردست شہادات موجود ہیں
قیمت باین ہمہ اوصاف عہ فی چھٹانک معہ محصولڈاک۔

المشتہر
مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرت سر

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اس کے پڑھنے سے ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں [illegible] انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں۔ چھٹی جلد زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲/
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء قیمت ۱۲/
جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ ۱۲/

قیمت ۱۲/ پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت عہ قیمت سعہ

[illegible] کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث ۲/

[illegible] اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے نماز کا کامل جواب قیمت ۲/

[illegible]

آریہ سماج کے بانی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۸/

ترک اسلام

مباشہ دہرمپال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۸/

تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دہرمپال) نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔
جلد اول قیمت ۵/ جلد دوم قیمت ۶/ جلد سوم ۵/
جلد چہارم قیمت ۵/ چاروں جلدوں کے خریدار کو عہ

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۲ء میں بمقام نگینہ [illegible] قیمت ۲/

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶/

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانندجی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے [illegible]

مباحثہ دیوریا

[illegible] اسلام [illegible] اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا قیمت ۸/

تقابل ثلاثہ

توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت قیمت عہ

المشتہر
مینیجر اہلحدیث امرت سر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مطبع اہلحدیث امرت سر سے چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de